تاثراتِ چین

مرتبہ

حضرت علامہ الحاج مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالی

صدر مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم خاتم النبیین الصلوٰۃ والتسلیم

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی عرصہ دراز سے یہ رائے ہے کہ اسلامی ممالک اور دوسرے ملکوں میں وقتاً فوقتاً وفود جائیں تاکہ ایک طرف تو تعارف و مودت کا سلسلہ قائم ہو اور ہمارے وفود بیرونی ملکوں کی ترقیات و ایجادات کا معائنہ کرنے کے بعد پاکستان میں جدید مصنوعات ترقیات کا مناسب و موزوں انتظام کیا جا سکے خصوصاً ایسے زمانہ میں جبکہ دنیا کی حکومتیں ہر طرف اپنا پروپگنڈہ کر رہی ہیں ہمیں بھی اپنے شعبۂ نشر و اشاعت کو زیادہ سے زیادہ فعال اور باعمل بنانے کی حاجت ہے تاکہ دنیا پاکستان کی ترقیات اور یہاں کے مسائل و حالات سے باخبر ہو سکے۔

سال گذشتہ پاکستان میں جمہوریہ چین سے ایک وفد زیر قیادت الحاج نور محمد صاحب وائس پریسیڈنٹ چائنا مسلم ایسوسی ایشن آیا تو اس کی آمد سے قبل ہی ہمیں اس کے پروگرام کا علم ہو گیا تھا۔

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کا ایک وفد پیلس ہوٹل کراچی میں جناب الحاج نور محمد صاحب سے جا کر ملا چین کے مسلمانوں کے حالات معلوم کیے اور تفصیلی گفتگو ہوئی۔ چینی وفد کے قائد نے دعوت دی کہ مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے علماء کا ایک وفد چین بھیجے تاکہ ہمارے یہاں کے

مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج مولانا عبدالحامد صاحب
قادری بدایونی صدر مرکزی جمعیت علمائے پاکستان
مصنف تذکرات چین

WWW.NAFSEISLAM.COM

مسلمانوں کی کیفیت اور مسجدوں کا معائنہ کرے۔ ہم نے جواب میں عرض کیا کہ اگر کافی وقت دیا گیا تو مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان غور و فکر کر کے انشاء اللہ ایسے وفد کے بھیجنے کا انتظام کرے گی اور چین جیسے وسیع ملک میں علماء کو ضرور بھیجے گی۔ جناب الحاج نور محمد صاحب سے متعدد مقامات پر دوسری ملاقاتیں بھی ہوئیں مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کے دفتر میں چینی وفد نے جس قدر مطبوعہ لٹریچر بھیجا تھا بغور مطالعہ کیا گیا طے پایا کہ انشاء اللہ المستعان ملک چین کا سفر کیا جائے گا۔

آخر رمضان المبارک میں پہلی بار جناب محترم عبد الستار صاحب وزیر داخلہ حکومتِ پاکستان نے مطلع فرمایا کہ آپ کو چین کے سفر کے لیے فوری طور پر تیار ہو جانا چاہیئے۔ دوسرے دن جناب چوہدری حمید الحق وزیر خارجہ نے بھی فون پر یہی اطلاع دی کہ آپ جلد از جلد چین جانے کے لیئے تیار ہو جائیں۔

ہم نے جواباً عرض کیا بہتر ہوگا کہ رمضان المبارک کے بعد وفد بھیجا جائے اور جانے سے پہلے مذاکرات ہو جائیں تاکہ ایک لائحہ عمل طے ہو جائے۔

جواب ملا چین کے مسلمانوں کا اصرار ہے کہ پاکستانی علماء کا وفد رمضان المبارک ہی میں آنا چاہیئے شدید اصرار کی وجہ سے ہم نے آمادگی سفر ظاہر کر دی۔ پاسپورٹ ویزا وغیرہ کے مسائل بظاہر تو بڑے کام نہیں لیکن عملی حیثیت سے ان کی تکمیل میں کم از کم ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ ضرور لگ جاتا ہے جس طرح ممکن ہوا ایک ہفتہ کے اندر اندر بے حد حالت میں روزانہ نقل و حرکت کر کے ان ضروریات کو پورا کیا گیا۔

چونکہ اس زمانہ میں جناب محترم وزیر خارجہ اور وزیر اعظم حکومتِ پاکستان دورے میں تھے اس لیئے ہم نے اور جناب سید حسین امام صاحب نے ایک بیان مرتب کیا اور وزارت خارجہ کے چند ذمہ دار عمال کو دکھا کر مشورہ حاصل کیا۔ جناب مسٹر دہلوی اور جناب پروفیسر سید احمد علی صاحب نے ہمارا مرتب کردہ بیان پسند کیا اور اجازت دی کہ اسے طبع کرا لیا جائے اور اسی لائن پر چین میں کام کیا جائے۔ نیز چین میں حسب ضرورت جیسا آپ حضرات چاہیں بیان کی روشنی میں کام

کریں۔

ڈیڑھ ہفتہ گذر جانے کے بعد معلوم ہوا کہ کراچی سے علماء کا پہلا قافلہ حسب ذیل افراد پر مشتمل ۹ مئی کے طیارے سے چین جائیگا۔

عبدالحلیم قادری بدایونی۔ سید حسین امام صاحب۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب سید عبدالمنعم عدوی صاحب ایڈیٹر اخبار العرب۔ اور مشرقی پاکستان سے جناب ڈاکٹر شہید اللہ صاحب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب۔ ڈاکٹر سراج الحق صاحب ہم لوگوں کو کینٹین میں مل جائیں گے۔

چین جیسے ملک کا طول طویل سفر اس قدر عاجلانہ طور پر ہو رہا ہے کہ ہر رکن مضطرب الحال ہے۔ مگر رمضان المبارک میں محض اسی وجہ سے کہ چینی مسلمانوں کا اصرار ہے ہم لوگ عازم سفر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ برکت عطا فرمائے اور جن اغراض سے ہم جا رہے ہیں ان میں کامیابی حاصل ہو۔

روانگی از کراچی:۔ یہ امر یقیناً قابل اعتراض تھا کہ ہمارے قافلہ کی روانگی کے لیئے اصرار کیا گیا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کرے اور بعض حضرات کو عید کے بعد کی روانگی کے لیئے اجازت دی گئی اگر ملی مقاصد پیش نظر نہ ہوتے تو یقیناً ہم سب بعد رمضان ہی سفر کا عزم کرتے۔

پی او آئی سی کمپنی سے اطلاع ملی کہ ۹ مئی کو ۴ بجے طیارہ روانہ ہوگا ہم سب لوگ مطار پر ۲ بجے پہنچ گئے۔ روزے کی حالت میں اور تیز دھوپ میں ہمیں ۲½ بجے بلایا گیا۔ لیکن جب مطار پر پہنچے تو بتایا گیا کہ ہوائی جہاز پونے ۸ بجے جائیگا۔

ہم لوگوں کو الوداع کہنے کے لیئے مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان اور مرکزی مہاجرین کمیٹی کے اکثر و بیشتر ارکان معہ ہمارے اہل و عیال کے سب لوگ وقت مقررہ پر پہنچے اور ان سب کو جہاز لیٹ ہونے کی وجہ سے کافی تکلیف ہوئی۔ پی۔ او۔ سی کمپنی کا یہ فرض تھا کہ وہ ہمیں فون سے مطلع کر دیتی اور ہم لوگ باطمینان روزہ افطار کر کے مطار آتے۔

الوداع کہنے والوں کے اکثر افراد کو ۴ بجے ہم نے واپس کر دیا مگر ہمارے گھر کے سب لوگ مطار ہی پر رہے سب نے افطار ہمارے ساتھ کیا جہاز کے متعلق ۷½ بجے شام کو یقینی اطلاع ملی کہ وہ ۹ بجے آٹھ بجے روانہ ہوگا۔

افطار اور کھانے کے بعد نماز مغرب سے فارغ ہو کر ہم چاروں ارکان بی۔ او۔ سی کے جہاز میں اپنی اپنی سیٹوں پر آ کر بیٹھ گئے۔ جہاز بھی رفتار سے جا رہا ہے۔ سوا گیارہ بجے شب کو دہلی کے ہوائی اڈے پر اترا ۴۵ منٹ قیام کر کے روانہ ہوا۔ ½۳ بجے کلکتہ آیا۔ کلکتہ اترتے ہی ہم نے اور جناب سید عبد النعیم عدوی صاحب نے سحری کی۔

نماز فجر کا وقت ہو گیا تھا اس لیے نماز پڑھ کر جہاز میں سوار ہوئے۔ جہاز کی سیٹیں اگرچہ قدرے کشادہ تھیں مگر رات بھر ہم لوگ بیٹھے ہی رہے۔ نیند مطلق نہ آئی۔ کلکتہ سے روانہ ہو کر پہلے بنکاک اور اس کے بعد ہانگ کانگ آئے گا۔

صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک آرام کیا ½۱۰ بجے بنکاک آ گیا۔ بنکاک کا ایرپورٹ نہایت حسین اور خوبصورت ہے۔ بنکاک کے ویٹنگ روم میں اکثر چینی لوگ نظر آئے اور یہیں سے معلوم ہونے لگا کہ ہم چین میں آ گئے۔ مگر ابھی چین کئی ہزار میل دور ہے بنکاک بھی ایک خوبصورت شہر ہے اس کے اندر مختلف قومیں رہتی ہیں ۵۰۰ کے قریب مسلمان بھی آباد ہیں مگر ہم ان لوگوں کو نہ دیکھ سکے مطار پر جہاز کم قیام کریگا اگر وقت ملا اور واپسی میں گنجائش نکل سکی تو اس شہر کو دیکھیں گے۔

۴۵ منٹ یہاں بھی جہاز ٹھہر کر روانہ ہوا ہمارے یہاں کے وقت کے حساب سے ½۲ بجے اور ہانگ کانگ کے وقت سے جہاز ۵ بجے شام کو پہنچے گا۔ پائیلٹ یہاں سے چل کر وقت بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بی۔ او۔ سی کے جہاز ۳۰۰ میل کی رفتار سے جاتے ہیں۔ مگر بنکاک سے جہاز ۴۰۰ میل کی رفتار سے جا رہا ہے ہماری طرف کے بڑے جہاز چونکہ کافی بلندی پر جاتے ہیں اس لیے زمین کے مناظر صاف نہیں معلوم ہوتے۔ ½۱۱ بجے کے بعد ہمارے جہاز نے پرواز کی تھی پونے ۵ بجے شام کو ہانگ کانگ کے وقت سے ہانگ کانگ پہنچ گئے الحمد للہ کر پورے چھ ہزار میل کا یہ سفر ۱۲ گھنٹے

میں بخیر و عافیت ختم ہو گیا۔

ہانگ کانگ:۔ ہانگ کانگ ایک خوبصورت اور حسین شہر ہے یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے جو انگریزوں کے زیر نگین ہے جنہوں نے اس جزیرہ کو انتہائی محنت سے تعمیر کیا ہے بازار بڑے بڑے ہیں شہر دو حصوں میں منقسم ہے ایک کا نام ہنگ کانگ ہے دوسرے کا نام کولون ہے ایک حصہ دریا کے اس پار دوسرا اس پار ہے فری پورٹ ہونے کی وجہ سے دنیا بھر کی بہترین قسم کی اشیاء انتہائی ارزاں ملتی ہیں۔ انقلاب چین کے بعد چین کے بڑے بڑے سرمایہ دار تاجر ملوں کے مالک سب یہیں آکر آباد ہو گئے ہیں اور تجارت و مصنوعات کے شعبہ جات پر قابض ہیں انکی کثرت کے باعث دیکھنے والے سیاح و مسافر سمجھتے ہیں کہ ہانگ کانگ چین کا علاقہ ہے دنیا کے ہر حصہ کے کاروباری لوگ یہاں آکر قیام کرتے ہیں جزیرہ کے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جانے کے لیے چھوٹے چھوٹے آرام دہ جہاز ہر ۵ منٹ اور بعض وقت دو دو منٹ کے بعد چھوٹتے ہیں ایک ایک جہاز میں پانچ پانچ سو مسافر بیک وقت آتے جاتے ہیں۔ شہری آبادی گنجان ہے بازار بیحد حسین ہیں۔ ۸-۸ اور ۱۲-۱۲ درجے کی عمارتیں ہیں۔

کاروبار کرنے والے لوگ ایماندار ہیں اور وقت و وعدہ کے پابند ہیں اگر ایک چیز آپ خریدیں یا آرڈر دیں تو وقت معینہ پر دوکاندار اپنے آدمی کے ہاتھ وہ سب سامان قیام گاہ تک پہنچا دیگا اور آنے جانے کا کوئی چارج نہیں کریگا۔ جو وعدہ کرے گا وقت کے مطابق اسے پورا کرے گا۔ البتہ چھوٹے چھوٹے دوکاندار ہر چیز کے دام ایسے بتائیں گے کہ نیا آدمی کم بھی کرے تو وہ دام زائد ہی لے لیتا ہے جو چیز دو روپیہ میں خریدی جائے جاننے والا اسے ۲ روپے میں خرید لیتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ہانگ کانگ ایک چھوٹا پیرس ہے۔ ہانگ کانگ کے ہوٹل شاندار ہیں ان سب کی رونق رات کی روشنی میں دوبالا ہوتی ہے۔ ہر ایک بازار کی دوکان اور ہوٹلوں پر صدہا قمقمے لگے ہوئے ہیں۔ اگر ہانگ کانگ کی اونچی پہاڑی پر آپ چڑھ جائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کے ستارے ٹوٹ کر آگئے ہیں۔

ہانگ کانگ میں ہم نے اُتر کر صرف ایک رات ہی گذاری اور یہاں کے مشہور شمرک ہوٹل میں قیام کیا۔ ہوائی اڈے پر چائنا ٹریولنگ ایجنسی کے ذمہ دار کارکنان ہمارے استقبال کو آگئے تھے انہوں نے ہی تمام انتظامات کیئے اور تجویز کیا کہ آپ حضرات کو ۱۱ بجے کی صبح والی ٹرین سے روانگی کے لیئے ۹ بجے ہوٹل سے چلنا ہے۔

چونکہ ہوائی جہاز میں تمام رات بیٹھے بیٹھے آنا پڑا نیند بہت کم آئی اس لیئے ہوٹل میں اوّل وقت کھانا کھایا۔ عشاء پڑھتے ہی سو گئے ہوٹل والوں سے تاکید کر دی تھی کہ ہمیں ۳ بجے رات کو سحری کے لیئے کچھ سامان دیدیں۔ چنانچہ ۳ بجے ہم نے اور سیّد عبدالمنعم عدوی صاحب نے سحری کی۔ جناب سید حسین امام صاحب و مولوی عبدالقدوس ہاشمی صاحب نے سفری رخصت کی بنا پر روزہ نہیں رکھا۔

روانگی برائے کینٹن۔

ارکانِ وفد نماز فجر کے بعد ہی اپنا اپنا سامان درست کر چکے تھے۔ تلاوتِ کلام پاک کے بعد ہی منتظمین آگئے۔ سامان باہر نکلوا کر نیچے بھیجدیا گیا ۸½ بجے شمرک ہوٹل سے ہانگ کانگ اسٹیشن لائے گئے۔

۹ بجے ٹرین کولون سے روانہ ہوئی۔ یہاں کی لائن چھوٹی سے بڑی اور بڑی لائن سے قدرے چھوٹی ہے۔ باہر سے ٹرینیں زیادہ خوبصورت نہیں ہیں مگر اندر بہت آرام دہ اور حسین ہیں۔ فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ کے درجات ہیں۔ یہ ٹرین جس سے ہم سفر کر رہے ہیں ۳۸ یا ۴۰ میل کی رفتار سے جا رہی ہے۔ راستہ نہایت ہی دلفریب ہے ایک طرف دریا چل رہا ہے دوسری جانب پہاڑیاں کولون سے چینی باڈر تک تقریباً ۱۱ یا ۱۲ پہاڑی درّے آتے ہیں۔ ایک درّہ کافی لمبا ہے جس میں ۲۵ منٹ کے قریب تیز رفتار ٹرین چلتی رہی۔

ٹرین کے اندر صفائی کرنے والے متعین ہیں۔ جو ہر ۵ منٹ کے بعد صفائی کرتے ہیں۔ فرسٹ و سیکنڈ کی طرح تھرڈ کے ڈبوں میں بھی پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں ٹرین

چینی بارڈر تک پہنچ گئی۔ ہمارے ساتھ چائنہ ٹریولنگ ایجنسی کے دو نمائندے بارڈر تک آئے جہاں ہم سب اُترے پاسپورٹ اور کسٹم آفس میں چند منٹ کے اندر چیکنگ کر کے ہمیں باہر لایا گیا۔ تقریباً ½ فرلانگ پیدل چل کر چینی بارڈر کے ویٹنگ روم تک آ گئے۔ جیسے ہی چینی بارڈر کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کینٹن سے ہمارے استقبال کے لیے جناب محمد حنفی، جناب حاجی محمد مبین اور دیگر ارکان چائنا مسلم ایسوسی ایشن موجود تھے۔ جو ہمیں یہاں کے ویٹنگ روم میں لائے اس اسٹیشن کا نام لوؤ ہے۔ کافی خوبصورت اسٹیشن ہے۔ دو گھنٹے تک ویٹنگ روم میں ٹھہرنا پڑا کیونکہ ٹرین ½ ۱۱ بجے روانہ ہوگی۔ ارکان وفد ہر شخص کے لیے ایک تماشا بنے ہوئے ہیں۔ چینی مرد و عورتیں ہمیں دیکھ کر اعجوبہ سمجھ رہے ہیں۔ ۱۱ بجے ہم سب کا سامان فرسٹ کلاس میں رکھ دیا گیا۔ جو حضرات ہمارے استقبال کو آئے تھے وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ بغیر مترجمین کے علاقہ چین میں کام چلانا سخت مشکل ہے۔ ½ ۳ بجے دن کو کینٹن اسٹیشن پہنچے جہاں چائنا مسلم ایسوسی ایشن کے بکثرت ارکان اور ائمہ مساجد نے شاندار استقبال کیا۔ طلبا اور طالبات بھی معقول تعداد میں استقبال کے لیے موجود تھے۔

خوشنما پھول پیش کئے گئے۔ اسٹیشن سے سیدھے ایشنگ ہوٹل لائے گئے۔ دسویں منزل پر قیام کا انتظام تھا۔ ایشنگ ہوٹل کینٹن کے مشہور اور بڑے ہوٹلوں میں ہے اس کے نیچے دریا بہہ رہا ہے۔ دریا میں مال بردار جہاز اور کشتیاں بکثرت متحرک نظر آتی ہیں۔

شہر کینٹن :-

شہر کینٹن ایک قدیم ترین شہر ہے اور اکثر و بیشتر بازار وغیرہ اس کے عصر کے نمونے کے ہیں۔ یہاں کی آبادی لاہور کی برابر ہے۔ مسلمانوں کی تعداد یہاں ۵ ہزار کے قریب بتائی گئی یہاں چار بڑی اور شاندار وسیع مسجدیں ہیں۔ ایک صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی مدفون ہیں۔ جو بسلسلہ تبلیغ دین کینٹن تشریف لائے اور یہیں دفن ہوئے صدہا افراد کو دولتِ اسلام سے مالا مال فرمایا۔

آخر میں اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت فرما کر مدینہ منورہ روانہ ہوئے تاکہ اپنی تبلیغی کوششوں کا حال پیش خدمت فرمائیں جب مدینہ منورہ پہنچے تو علم ہوا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہو گیا۔

مزار پُر انوار پر حاضر ہوئے اور گریہ وزاری کرتے ہوئے آستانۂ عالی پر معروضات پیش کیے۔ ارشاد ہوا پھر چین ہی واپس جاؤ۔ چنانچہ دوبارہ کینٹن میں واپس تشریف لائے۔ اور یہیں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

ہماری اپنی تحقیق میں آپ کا نام حضرت عبدالرحمٰن عکاظ ہے۔ مگر آپ کے مزار شریف کے دروازہ پر عبدالرحمٰن وقاص کندہ ہے۔

ایشنگ ہوٹل میں مغرب تک مختلف علمائے کرام اور ائمہ مساجد ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔

ہمارے لیئے ہوٹل کا ایک وسیع کمرہ نماز جماعت کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے افطار کا وقت قریب آ رہا تھا اس لیئے ملاقاتیں جلد ختم کیں روزہ افطار کیا نماز مغرب کے بعد کھانا کھایا۔

آج ۲۹ رمضان المبارک ہے بادل کافی جمع تھے چاند نظر نہ آیا۔ الحمد للہ ایک روزہ اور مل گیا۔

ہمارے میزبانوں نے باوجود ہمارے عرض کرنے کے ۱۵، ۱۶ قسم کے کھانے تیار کرائے اول تو افطار کے بعد ہم لوگ متصلاً بعد مغرب کھانے کے عادی اور وہ بھی بعجلت لیکن ہوٹل میں رات کے کھانوں کا کورس ۲ گھنٹے چلتا ہے۔ یہ طویل کورس باعث تکلیف بن گیا۔ کھانا کھانے کے دوران میں جناب محمد حنفی اور خطیب صاحب جامع مسجد نے فرمایا کہ پروگرام یہ بنا ہے کہ آپ حضرات یہاں کی سب سے بڑی مسجد میں جو ایک ہزار سال پہلے تعمیر ہوئی تھی نماز عشاء پڑھائیں گے اگرچہ کسل اجازت نہ دیتا تھا نیز بارش بھی کافی ہو رہی تھی مگر میزبانوں کو

اصرار پر ہم لوگ مسجد پہنچے جہاں باوجود بارش کے تقریباً ۳۰۰ چھوٹے بڑے مسلمان موجود تھے اور نماز تراویح کے لیے جمع تھے۔ امام صاحب کے اصرار پر ہم نے نماز عشاء پڑھائی اور اختتام پر امام صاحب سے اجازت لیکر ہوٹل واپس آئے۔ اب دوبارہ کل دن میں اس مسجد کو دوسری مساجد کے ساتھ ساتھ دیکھیں گے۔

کراچی اور یہاں کے وقت میں چار گھنٹے کا فرق ہے۔ عید الفطر یہاں دوشنبہ مطابق ۱۴ مئی کو ہوگی۔ ۳۰ کا روزہ بھی الحمدللہ پورا ہوگیا۔ اب صبح نماز عید کے لیے جانا ہے۔

کینٹن میں نماز عید الفطر

نماز عید الفطر کے صحیح وقت کا پروگرام جناب محمد حنفی صاحب اور امام صاحب نے شب ہی میں بتا دیا تھا۔

فجر پڑھ کر ناشتے سے قبل غسل کیا کپڑے بدلے تھوڑی دیر تک اہل و عیال اور وطن کی عید کا خیال آیا مگر ساتھ ہی ساتھ دل کو سمجھا لیا کہ دس سال ہوئے وطن چھوٹ گیا۔ عید تو دراصل کبھی بدایوں کی تھی۔ کہیں ہوتے عید کے لیے بدایوں پہنچ جاتے تھے رہی کراچی تو یہاں آکر تو اب کوئی حسرت رہی نہ عید کے سامان بلکہ ہماری متعدد عیدیں ایام اسیری میں ہوئیں لوگ شہر میں عید کی نماز پڑھتے تھے اور ہم جیل کے قیدیوں کے ساتھ ساتھ عید مناتے تھے آج اگر وطن سے دور کینٹن میں نماز عید پڑھ رہے ہیں تو کیا فکر بلکہ یہ امر باعث مسرت ہے کہ آج عید کی نماز کے بعد ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر سلام کرنے جائیں گے یہ سعادت بھی خدا ہمیں عطا فرما رہا ہے۔

ان تخیلات ہی میں تھے کہ منتظمین آگئے اور کہا گاڑیاں تیار ہیں۔ حضرت استاذ عدوی بھی تیار ہو چکے ہیں۔ برابر والے کمروں میں سے جناب سید حسین امام صاحب اور مولانا عبد القدوس صاحب بھی تیار ہو کر تشریف لے آئے۔

کیپٹن کی جامع مسجد میں علامہ ہدایونی خطبۂ عید دے رہے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہم نے اپنی الماری میں سے امام صاحب جامع مسجد کے لئے تاج کمپنی کا مطبوعہ کلام پاک عطر کی چند شیشیاں پاکستان کے حلووں کے ڈبے نکالے۔ ۷½ بجے ناشتہ کر کے موٹروں میں سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ مسٹر ابراہیم اور جناب حنفی صاحب نے جو پروگرام جامع مسجد پہنچنے کا بنایا تھا۔ اس میں ابھی دس منٹ باقی تھے اس لئے شہر کینٹن کے دو تین چکر لگائے بعض بعض جگہ مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ نماز عید کے لئے مسجدوں کی طرف جا رہے ہیں وقت مقررہ پر ہم لوگ جامع مسجد کے دروازے پر پہنچ گئے جہاں ایک بڑی تعداد میں بوڑھے، جوان، بچے، عورتیں نماز کے لئے جمع تھیں۔ پہلے ہم لوگ مسجد سے متصل ایک ہال کمرہ میں جہاں مسجد کا دفتر اور مدرسہ ہے بٹھائے گئے۔ تقریباً ۵۰ کرسیوں پر شہر کینٹن کے معززین ہمارے استقبال کیلئے جمع تھے تھوڑی دیر کے بعد کینٹن کے میئر معہ اپنی جماعت کے ملاقات اور عید کی مبارکباد کے لئے تشریف لے آئے اولاً انہوں نے ایک تقریر فرمائی جس میں ارکان وفد کی آمد پر اظہار مسرت اور عید کی نوید دی گئی جناب سید حسین امام صاحب قائد وفد نے جوابی تقریر کی سب سے تعارف ہوا اتنی دیر میں مسجد نمازیوں سے بھر گئی۔

نماز عید ہوئی۔ ہم نے عربی زبان میں خطبہ دیا جس میں احکام عید کے ساتھ ساتھ اخوت باہمی چین کے مسلمانوں کے دیرینہ تعلق پر روشنی ڈالی گئی پاکستان کی مختصر تاریخ بھی بیان کی۔ صف اوّل میں جو لوگ تھے ان میں اکثر عربی جانتے تھے وہ خطبہ سے بیحد متاثر ہوئے خطبہ کے بعد دیر تک معانقہ ہوتا رہا لوگوں سے باتیں بھی ہوتی رہیں۔ مسجد سے فارغ ہو کر دو ایک مسجدوں کو دیکھتے ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن عکاظؓ کے مزار پر حاضری

سیدنا عبدالرحمٰن عکاظؓ صحابی رسول کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے۔ یہ وہی بزرگ ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر کہ میری جماعت میں کوئی ایسا ہے جو چین میں جا کر اسلام کی دعوت دے۔ ماں سے اجازت لے کر چل کھڑے ہوئے تھے

اللہ اللہ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت میں کیسے کیسے فدائی تھے۔ کہاں مدینہ منورہ اور کہاں چین کا یہ دور دراز مقام نہ سفری سہولتیں نہ سامان راحلہ راستہ بھر دماغ و قلب پر ان نفوس قدسیہ کی گرانقدر خدمات کے خیالات آتے رہے۔

آپ کا مزار شریف ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے۔ عید کے دن مسلمانوں کا معمول ہے کہ چھوٹے بڑے سلام کے لیے مجتمع ہوتے ہیں۔ حاضر ہوتے وقت غول کے غول آتے ہوئے نظر آئے جب بالائی حصہ پر پہنچے تو دیکھا کہ مسلمانوں کی اور بھی بکثرت قبریں یہاں ہیں۔

حضرت کے مزار شریف پر جانے کے لیے جو پہلا بلند دروازہ بنا ہوا ہے اس پر سنہری حرفوں میں "عبد الرحمٰن وقاص" درج ہے۔

اندر کے صحن میں آئے تو معلوم ہوا کہ جس طرح ہماری طرف کی خانقاہوں میں مختلف کمرے ہوتے ہیں اسی طرز پر یہاں بھی متعدد کمرے اور ایک مسجد بنی ہوئی ہے۔ ان حصوں میں کسی وقت درویش و علما مواعظ فرماتے ہونگے۔

چند قدم چل کر مزار شریف کا اندرونی دروازہ آگیا۔ جیسے ہی داخل ہوئے تو ایسا معلوم ہوا کہ مزار شریف سے انوار باہر آرہے ہیں۔

دیر تک یہاں حاضر رہے طبیعت میں خاص قسم کا سوز و گداز پیدا ہوا۔ حضرت استاذ عددی بھی کافی متاثر ہیں۔

اچھا خاصا وقت اندر گذار کر باہر آئے تو دیکھا ہر حصہ کے مسلمان جمع ہیں اور آنے والوں کا ایک سلسلہ جاری ہے۔

دروازہ شریف پر آکر ارکان وفد میں مذاکرات ہوئے کہ بجائے عبد الرحمٰن عکاظ کے عبد الرحمٰن وقاص کیوں کندہ ہے۔

جو علما یا مترجمین ہمارے ساتھ ہیں ان سے اس موضوع پر باتیں ہوئیں مگر وہ اطمینان نہ کرسکے۔ نہ عربی کی کوئی تاریخ ہی ایسی ملی جس سے صحیح و قطعی معلومات حاصل ہوتیں۔ دیگر

حضرت سیدنا عبدالحمن عکاذ صحابی رضہ کے مزار شریف کے بیرون حصہ میں
ارا کین وفد چینی مسلمانوں کیساتھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

مقامات کے علما سے بھی اس امر پر گفتگو ہوئی مگر وہ اطمینان بخش جواب نہ دے سکے۔

بہرحال ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ مزار شریف کی تجلیات کا رنگ ایسا تھا۔ جو پتہ دیتا تھا کہ صحابی ہی ہیں ورنہ تابعی یا ولی کے وہ انوار نہیں ہوتے جو صحابی کے ہوتے ہیں۔

یہاں کی حاضری ہمارے سفر چین کا ایک خاص ورق ہے جو برسوں تک یاد رہے گا۔

متعدد حصے دیکھتے ہوئے ہوٹل واپس آئے کھانے کا انتظام ہوا شام تک مختلف حضرات تشریف لاتے رہے۔

شام کے وقت جناب محمد حنفی اور مسٹر محمد ابراہیم صاحب نے بتایا کہ موسم کی خرابی کے باعث ہوائی جہاز کے انتظار میں کئی دن گذر جائیں گے۔ اس لئے طے پایا کہ کینٹن سے بیجنگ کا ۱۴ سو میل کا سفر بذریعہ ریل کیا جائے جو پورے ۵۵ گھنٹے میں طے ہوگا۔ یہی پروگرام طے پا گیا۔

مشرقی پاکستان کے نمائندگان کی آمد

دعوت کے اجتماع سے قبل مشرقی پاکستان کے حسب ذیل نمائندگان تشریف لے آئے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امام و خطیب بیتوا ٹوی ڈھاکہ

جناب مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب پروفیسر و معلم ڈھاکہ

جناب ڈاکٹر شہید اللہ صاحب پروفیسر راج شاہی

جناب ڈاکٹر سراج الحق صاحب پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب پرانے خلافتی اور مسلم لیگ کے قدیم نمایاں کارکنان میں سے ہیں آپ حضرت اقدس مولانا عین القضات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید و مرید ہیں خوش بزرگ ہیں۔ لکھنؤ سے سند قرآت لینے کے بعد آپ عرصہ تک رنگون میں امام و خطیب کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ تحریک خلافت اور تحریک مسلم لیگ میں آپ نے کافی خدمات انجام دیں۔

مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب ایک نوجوان اور صاحب بصیرت عالم ہیں ماشاء اللہ اچھی استعداد علمی رکھتے ہیں بجد خوش مذاق ہیں عربی آزادی سے بول لیتے ہیں۔ ڈھاکہ میں پروفیسر ہیں۔

جناب ڈاکٹر شہید اللہ صاحب ستر سال کے بزرگ ہیں جو حضرت شاہ ابوبکر صاحب سے سلسلۂ نقشبندیہ میں مرید ہیں۔ اور تقریباً ۵-۶ زبانیں جانتے ہیں۔ انگریزی سنسکرت کے ایم اے ہیں۔ ولایت میں کافی عرصہ تک سلسلۂ تعلیم مقیم رہے۔ اور دینداری باقی رہی۔ آجکل راج شاہی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اکثر و بیشتر وزرائے مشرقی پاکستان آپ کے شاگرد ہیں۔

جناب ڈاکٹر سراج الحق صاحب ایم اے بھی ایک قابل و لائق فرد ہیں ڈھاکہ یونیورسٹی میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ عربی بہت اچھی بولتے ہیں۔ خوش مزاج اور نماز و عبادت کے بہت پابند ہیں۔ مشرقی پاکستان کے ارکان کا یہ قافلہ انتہائی خوش مذاق اور دیندار ہے۔

جیسے ہی یہ حضرات تشریف لائے پروگرام پر ان سب سے تبادلۂ خیالات رہا ان حضرات کو عید کی نماز کہیں نہ مل سکی جس پر سب متاسف ہیں۔

دعوتِ عید الفطر:۔

کینٹن کی شاخ چاٹگام مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے آج دعوتِ عید الفطر کا اہتمام ہوٹل میں کیا گیا۔ تقریباً ۲۰-۲۵ ارکان و عہدہ داران و علماء اس اجتماع میں شریک ہوئے۔ دیر تک مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ حضرت امام صاحب جامع مسجد و سکریٹری صاحب نے ہمارے اعزاز میں تقریریں فرمائیں۔

جناب سید حسین امام صاحب نے اور ہم نے جوابات دیئے۔ ہم نے اراکین و عہدہ داران کی خدمت میں مختلف ہدایات پیش کئے۔ آخر میں کل کی روانگی کا پروگرام طے پا گیا۔ دعوت کی وجہ سے کافی دیر میں سونے کا موقع مل سکا۔

روانگی برائے بیکن

صبح اول وقت نماز فجر سے فراغت پا کر کمروں سے سامان نکلوا کر نیچے بھجوا دیا ناشتہ کے بعد

ہی ہوٹل سے کینٹن اسٹیشن آگئے۔ یہاں سے ہمارے ہمراہ مسٹر ابراہیم رکن مسلم ایسوسی ایشن چائنا مسٹر یو مترجم اور ایک مسلم باورچی جا رہا ہے اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے جناب حنفی۔ ائمہ مساجد مس فاطمہ وائس پریسیڈنٹ چائنا مسلم ایسوسی ایشن طلبا اور طالبات جمع تھے۔ فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں سامان رکھوایا گیا۔ ہر کمرے میں چار ممبران سفر کریں گے گاڑیاں بہت خوبصورت ہیں۔ ہر قسم کے انتظامات اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ البتہ ریل میں مسافروں کے کھانے کا بندوبست نہیں ہے۔ چائنا ایسوسی ایشن نے اس لئے تمام انتظامات ہمارے لئے علیحدہ کئے ہیں اور ۵۵ گھنٹے کے طویل سفر میں ہماری تمام ضروریات کے لئے ابراہیم باورچی کو ساتھ کر دیا ہے تاکہ کوئی دشواری نہ ہو۔ ریل کے ڈبوں میں سامان رکھنے کی جگہ کم ہے۔ عام طور پر ہم نے دیکھا کہ چینی مسافر اپنے ہمراہ سامان بہت کم لے جاتے ہیں۔ سب سامان کوشش کر کے جما دیا گیا۔ ہمارے کمرے میں جناب مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب، ڈاکٹر سراج الحق صاحب، اُستاذ عبدالمنعم عدوی صاحب۔ سید حسین امام صاحب کے ساتھ ڈاکٹر شہید اللہ صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب سفر کریں گے

کینٹن سے اکسپریس ٹرین صبح ۹ بجے روانہ ہوئی جس قدر علاقوں میں سے گذر رہی ہے وہ بنجر و شاداب نظر آتے ہیں اس طرف چاول کی کاشت زائد ہوتی ہے۔ چینی کاشتکار بڑی محنت و جانفشانی سے کام کرتے ہیں اسی طرح ان کی عورتیں بھی محنتی ہیں ان کے رہنے کے مکانات خاص معیار کے نہیں ہیں اون میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ لباس نیلے کپڑے کا ہے۔ جو حکومت چین نے ہر امیر و غریب کا مقرر کر دیا ہے۔ راستہ میں ربڑ کے درخت بھی کافی نظر آتے ہیں ہم جس قدر آگے بڑھتے جا رہے ہیں ہری بھری پہاڑیاں نظر آ رہی ہیں مناظر بیحد خوشنما اور دلچسپ ہیں۔

ریلوں میں صفائی اور ریڈیو کا انتظام

چین کی ریلوں میں سیکنڈ، فرسٹ، تھرڈ کے درجات ہیں یہ سب درجے آرام دہ ہیں۔ تھرڈ کے ڈبوں میں بھی پنکھے لگے ہوئے ہیں ہر ڈبہ میں متعدد صفائی کرنے والے مامور ہیں جو ہر ۱۰ منٹ کے بعد صفائی کرتے ہیں۔

ریڈیو سٹ بھی لگے ہوئے ہیں۔ جو چینی زبان میں ہر قسم کے گانے وغیرہ سناتے ہیں۔ رات کے ۹ بجے تک ہم کینٹن سے تقریباً ڈھائی ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر آگئے ہیں۔ ٹھنڈک بڑھتی جا رہی ہے۔ ابراہیم باورچی نے عشائے کے وضو کے لیئے گرم پانی کا اہتمام کر دیا تھا۔ اس سے آرام ملا۔ نماز سے فراغت پا کر کھانا تناول کیا۔ ریل کے طویل سفر میں کینٹن سے جن کھانوں کا انتظام کیا گیا وہ سب خشک چیزیں تھیں کراچی سے ہمارے ساتھ آم کا آچار و شہد آیا تھا اس نے اس سفر میں خوب کام دیا انڈوں کے ساتھ آچار نے کافی لطف دیا۔ کراچی سے چل کر اب تک مسلسل کام کرنا پڑا۔ طبیعتیں چور ہو گئی تھیں۔ ٹرین میں کافی آرام ملا۔

یوناشان اسٹیشن:۔

ہمیں بتایا گیا تھا کہ ٹرین ہانگ کاؤ پر اتارے گی اس لیئے اطمینان تھا۔ سامان اطمینان سے ٹھیک کرنے پڑے تھے کہ اسی حالت میں اسٹیشن یوناشان آیا تو مسٹر ابراہیم نے مطلع کیا کہ اس اسٹیشن پر اترنا ہے جلدی جلدی سامان ٹھیک کیا اور پلیٹ فارم پر اتر آئے۔ اس جلدی میں ہمارا فاؤنٹن پین کہیں گر گیا اور کتابوں کا ایک بنڈل رہ گیا۔ چند منٹ ویٹنگ روم میں ٹھہرے تاکہ بارش بند ہو تو روانہ ہوں۔ اسٹیشن سے باہر آکر موٹر میں سوار ہوئے تقریباً تین میل کی مسافت طے کر کے دریائے ینگ کنگ تک آئے یہ دریا دنیا کے دریاؤں میں تیسرا بڑا اور تیز دریا ہے۔ ایک چھوٹی لانچ میں سوار ہو کر کنارے پہنچے۔ چینی حکومت نے انتہائی محنت اور کروڑہا روپیہ خرچ کر کے مضبوط بند بنائے ہیں تاکہ پانی سیلاب کے موقع پر نہ مستلزم ہو۔

دریا کے کنارے پہنچ کر فاؤنٹن پین اور کتابوں کے بنڈل کے لیئے فون کرایا۔ ھانکو کے ہوٹل میں سامان پہنچا دیا جائے گا۔

دریا اس قدر تیز چلتا ہے کہ اس کے اندر جہازوں کا چلنا مشکل ہے مگر موٹر لانچیں خوب کام کرتی ہیں۔ پلیٹ فارم بہت خوبصورت بنایا گیا ہے۔ پختہ سیڑھیاں طے کر کے اوپر آئے اور بس میں سوار ہو کر ھانکو کے سب سے بڑے چیون کو لم ہوٹل میں لا کر ٹھہرائے گئے۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہو

ہانکو :-

ایک چھوٹا مگر کافی خوبصورت شہر ہے جس کی مجموعی آبادی ۱۵ لاکھ ہے۔ اس آبادی میں ۸ ہزار مسلمان ہیں۔ یہاں ۱۱ مسجدیں ہیں عمارتیں بعض بعض جگہ مصر کے نمونے کی ہیں۔ ۸۔۸ درجے کی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ جس ہوٹل میں ہمارا قیام ہے اس کے ۱۲ درجے ہیں۔ ہوٹل میں قدرے آرام کیا۔ کھانے کے کمرے میں گئے۔ یہاں مسلمان باورچی اور ذبیحہ کا خصوصی انتظام تھا۔ ہوٹلوں میں عام طور پر ہم نے جس قدر کھانے کھائے وہ ہمارے مذاق کے مطابق نہ تھے۔ مگر اس ہوٹل کے مسلم باورچی نے شامی کباب اور کوفتے اس قدر لذیذ بنائے تھے کہ پاکستانی کھانے کا لطف آگیا۔

گذشتہ ہفتہ سے لے کر اس وقت تک صرف ہانکو کے ہوٹل میں طبیعت کے مطابق کھانے ملے۔ ہم نے مسٹر ابراہیم مترجم اور ابراہیم باورچی سے جو ہمارے ساتھ سفر میں چل رہا ہے اس سے فرمائش کی کہ اگر ممکن ہو سکے تو شب کے لیے ریل میں یہی کھانے لے لیے جائیں۔ مگر قلت وقت کے باعث یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

کھانے کے بعد ظہر ادا کی نماز کے بعد طے پایا کہ جو تھوڑا وقت باقی ہے اس کے اندر ہانکو شہر کا خاص خاص حصہ دیکھ لیا جائے۔ نیز دو تین مسجدیں بھی دیکھ لیں۔ ہوٹل کے نیچے ہمارے انتظار میں گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ لفٹ سے اتر کر نیچے آگئے۔ جناب مسٹر محمد ابراہیم صاحب نے پہلے شہر کا خاص خاص حصہ دکھایا۔ بڑے بڑے چند بازاروں کا ایک چکر لگایا۔

ہانکو شہر کی سڑکیں صاف شفاف اور کافی کشادہ ہیں ہانکو کینٹن سے زیادہ خوبصورت شہر ہے کسی بڑی اور چھوٹی سڑک پر غلاظت یا کپڑے اور کاغذ کے پرزے نظر نہ آئے یہاں بھی لباس کی یکسانیت کے مناظر دیکھے مزدور کاشتکار دوکاندار عمال سب کا وہی نیلا لباس ہے چین کے ہر علاقہ میں عوام سڑکوں کی فٹ پاتھوں پر قاعدے سے چلنے کے عادی ہیں پھر تو لیس والے ہزارہا موٹر گاڑیوں اور دوسری سواریوں کا اس قدر معقول طریقہ سے کنٹرول کرتے ہیں کہ کوئی ایک حادثہ نہیں ہوتا۔

ھانکو کی بڑی بڑی سڑکوں پر پولیس کے سپاہی کے لیئے ایک اونچی قسم کی پختہ گول چھتری بنائی گئی ہے جس پر چند سیڑھیاں طے کر کے پہنچتے ہیں یہ سپاہی سواریوں کی بہت عمدگی سے دیکھ بھال کر کے ہدایات دیتا ہے۔

متعدد بازار دیکھتے ہوئے سب سے پہلے یہاں کے بڑے دریا کا پل دیکھنے آئے۔ انقلاب چین سے قبل یہاں متعدد بار شدید سیلاب آئے جن سے لوگ بری طرح تباہ ہوئے اس لئے حکومت چین نے دریا کے دونوں جانب کافی دور تک نہایت مستحکم بند بنائے ہیں اور ایک مضبوط ترین دیوار قائم کر دی ہے جس کی وجہ سے پانی اب باہر نہیں آسکتا۔ جیسے ہی ہم لوگ موٹر سے اُتر کر نیچے آئے چینی لوگوں نے ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا۔ چھوٹوں بڑوں کے لیے ہم لوگ ایک تماشا بنے ہوئے ہیں ہر ایک دوسرے کو اشاروں سے یا چینی زبان میں بتا رہا ہے کہ پاکستانی لیڈر اور علما ہمارے ملک میں آئے ہیں بعض بعض سے ہم نے بھی اشاروں میں باتیں کیں، اور ایک آدھ بار مترجم صاحب کے توسط سے ان لوگوں کی مزاج پرسی کی چند جملے ہم لوگوں نے بھی چینی زبان کے سیکھ لئے تھے جب ہم انہیں بولتے تو چینی بچے اور عورتیں بیحد خوش ہو جاتے تقریباً نصف گھنٹہ ہم نے یہاں صرف کیا۔ ازاں بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔

ھانکو کی جامع مسجد:۔

ھانکو کی جامع مسجد وسط شہر میں واقع ہے۔ جس کے دروازہ پر چینی زبان میں مسجد کا نام لکھا ہوا ہے۔ امام صاحب ہماری اطلاع پا کر استقبال کو تشریف لائے ان کا چہرہ خاصا نورانی تھا معمولی طور پر عربی بول لیتے تھے اپنے ہمراہ اوپر لے گئے کہاں مسجد کا ہال ہے اس ہال میں ۱۲ صفیں بچھی ہوئی تھیں جس پر اندازاً ڈھائی سو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مسجد کافی صاف تھی نیچے مسجد کا ایک دفتر بھی تھا امام صاحب کے حجرے میں بیٹھ کر دیر تک اُن سے باتیں کیں۔ معلوم ہوا کہ پنجوقتہ نمازیں باقاعدہ ہوتی ہیں۔ ٹرین کا وقت قریب آ رہا تھا اس لیے صرف اس مسجد کو دیکھ کر ہوٹل واپس آئے راستہ میں ہندوؤں کا ایک مندر بھی دیکھا جو اندر سے بند تھا باہر ہی سے اُسے

دیکھا جا سکا۔

چین میں اقلیتوں کے معمولات مذہبی

کینٹن سے یہاں تک ہم جو چیز خاص طور پر دیکھتے آئے وہ یہ ہے کہ چینی حکومت میں جس قدر اقلیتیں آباد ہیں انہیں اپنے مذہبی فرائض و معمولات کی ادائیگی میں آزادی دی گئی ہے۔ منجانب حکومت کسی کو اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی سے نہیں روکا جاتا۔

مسلمانوں کو اپنی مسجدوں میں اذانوں، نمازوں کی اجازت ہے ہر مسجد میں باقاعدہ امام مقرر ہیں، جو آزادی کے ساتھ مسجدوں میں خطبے اور درس دیتے ہیں۔ مساجد میں ہر ایک جگہ چھوٹے چھوٹے دینی مدرسے قائم ہیں۔ جن میں تفسیر حدیث فقہ اور درس نظامی کی تعلیم دیجاتی ہے۔ بعض بعض بڑی مسجدوں میں طلبا کے رہنے کے دارالاقامے بنے ہوئے ہیں۔ لائبریریاں بھی ہیں۔

روانگی از ہانکو برائے پیکن:۔

ہانکو کے ہوٹل میں آکر سب سامان مسٹر محمد ابراہیم صاحب نے نکلوا کر نیچے پہنچوایا۔ نماز مغرب پڑھ کر ہم سب لوگ نیچے آگئے۔ کتابوں کا جو بنڈل ٹرین میں رہ گیا تھا وہ بحفاظت آگیا فاؤنٹن پین نہیں ملا۔ اگر ٹرین میں گرتا تو مل جاتا۔

ہانکو اسٹیشن آتے ہی ٹرین آگئی۔ فرسٹ کے ڈبوں میں سامان رکھا گیا۔ اطمینان سے ہم سب سوار ہو گئے۔ یہ ٹرین بھی اکسپریس ہے جو ۱۰ بجے شام کو یہاں سے روانہ ہو کر دوسرے دن رات کو ۱۱ بجے پیکن پہنچے گی۔

شب کا کھانا کھا کر نماز عشا پڑھی دیر تک آپس میں مذاکرات ہوتے رہے۔ سردی خاصی تیز ہے۔ ٹرین کے ڈبوں میں ہر سیٹ پر عمدہ قسم کے نرم چینی کمبل رکھے ہوئے ہیں۔ رات نہایت آرام سے گذری نیند بھی کافی آئی۔ صبح اول وقت اٹھے نماز فجر کے بعد وظائف پورے کئے

دن بھر ٹرین نے جس قدر راستہ طے کیا وہ سب زراعتی حصے تھے پہاڑیاں دور دور نظر نہیں آتیں کھیتوں میں جگہ جگہ کاشتکار زراعتی کاموں میں از سرتا پا منہمک ہیں۔ ہندوستانی کاشتکار جس طرح گیہوں وغیرہ کی فصلوں کے علاوہ دوسری کاشتیں کرتے ہیں چینی کاشتکار اتنی فصلیں نہیں کرتے البتہ کھیتوں میں بعض بعض جگہ ترکاریاں بھی ہوتی ہیں۔

اس طرف کے کاشتکار عام طور پر سال میں تقریباً ۷ ماہ کام کرتے ہیں۔ حکومت چین نے طریقہ یہ مقرر کیا ہے کہ وہ ہر کاشتکار کو تقریباً ۷ سے ۸۰ روپیہ ماہانہ دیتی ہے اب اگر ایک خاندان کے دس آدمی سب کے سب کاشتکار ہیں تو ہر ایک کو اس حساب سے تنخواہ ملے گی۔ کاشتکار تمام اجناس پیداوار کے بعد کو آپریٹو کے حوالے کر دیگا اور کو آپریٹو غلے وغیرہ کو ملک میں تقسیم کرتا ہے۔ اجناس کا ایک حصہ ترقیاتی اسکیموں کے لئے محفوظ رکھتا ہے کو آپریٹو کا محکمہ مزید بونس دیتا ہے۔ اس طرح کاشتکار اپنے حق محنت کے علاوہ بونس ملنے سے کافی یافت ہو جاتی ہے سال بھر میں چند مہینے کاشتکار کے خالی گذرتے ہیں۔ جو لوگ کاشتکاری نہیں کرتے وہ موں اور کارخانوں میں لگ جاتے ہیں۔

۱۰ مئی کا پورا دن اکسپریس ٹرین میں گذارا۔ اس علاقے میں کاشت کے علاوہ کارخانے بہت کم نظر آئے۔

پیکن میں داخلہ و استقبال:۔

ٹرین راستے میں کچھ لیٹ ہو گئی اس لئے ہم بجائے ۹ بجے شب کے ۱۰ بجے شب کو پیکن پہنچے پیکن سے تقریباً ۵۰ میل پر آباد قصبات نظر آئے جگہ جگہ بجلی کی روشنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ٹھیک ۱۰ بجے پیکن اسٹیشن آگیا۔ پیکن کا اسٹیشن کافی خوبصورت ہے جیسے ہی ٹرین پلیٹ فارم پر پہنچی تو ہم نے دیکھا کہ پورے پلیٹ فارم پر چائنا اسلم ایسوسی ایشن کے عہدہ داران ارکان مسلم طلبا و طالبات و دیگر مسلم عمائد صفیں قائم کئے ہوئے تھے۔ جناب مولانا حاجی نور محمد صاحب ان کی قیادت فرما رہے تھے۔ سفارتخانہ پاکستان کی جانب سے دو نمائندے موجود تھے۔ استقبالیوں میں اخباری نمائندگان و فوٹو گرافران کافی موجود تھے۔ پلیٹ فارم پر دیر تک استقبال کا شاندار مظاہرہ

بیکن کے ریلوے اسٹیشن پر اراکین وفد کا استقبال

WWW.NAFSEISLAM.COM

کیا گیا ہر ایک رکن کو عمدہ قسم کے پھولوں کے گلدستے پیش کیے گئے۔

۱۱ بجے کے قریب ارکان وفد پیکن کے سب سے بڑے ہوٹل پیکن ہوٹل لائے گئے۔ یہ ہوٹل کیا ہے پورا ایک قلعہ معلوم ہوتا ہے۔ لندن و پیرس کے نمونے پر اسے بنایا گیا ہے۔ اس کے نیچے دروازہ سے داخل ہوتے ہی ایک وسیع ہال نظر آتا ہے جس کے اندر ۱۲ بڑے بڑے سنہری کام کے ستون قائم ہیں۔ ہر ستون کے مابین جس قدر فاصلہ ہے اس کے اندر ایک بڑا اور اعلیٰ قسم کا جھاڑ لٹکا ہوا ہے سامنے کے حصہ میں دو آفس قائم ہیں جو شبانہ روز کھلے رہتے ہیں برابر میں ایک دوکان پر مختلف قسم کی زبانوں کی کتابیں خاص خاص رسالے قرینے سے رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے متصل کھانے کے مختلف کمرے اور ڈائننگ ہال بنا ہوا ہے۔

دوسرے حصوں میں چھوٹے چھوٹے انکوائری آفس ہیں آگے جا کر لفٹ آجاتے ہیں جن سے بالائی حصے پر جاتے ہیں۔ ہم لوگ اسٹیشن سے آکر ابتداءً ہوٹل کے نیچے والے کمرے میں بیٹھے چائے وغیرہ پی کھانا کھایا دیر تک مولانا حاجی نور محمد صاحب اور دیگر کارکنان و عہدہ داران سے باتیں ہوتی رہیں۔ چائنا مسلم ایسوسی ایشن کے سکریٹری مسٹر محمد علی سے خصوصیت کے ساتھ سب کی باتیں رہیں ایک تو ان کا نام پسندیدہ۔ پھر قد و قامت صورت شکل کے لحاظ سے وہ سرحدی یا بلوچستانی معلوم ہوتے ہیں۔ سوائے آنکھوں و زبان کے کہ ان سے وہ چینی معلوم ہوتے ہیں ورنہ ہر اعتبار سے دیکھنے والا ان کو پاکستانی سمجھے گا۔ ہم نے انھیں سمجھایا کہ آپ آنکھوں اور چینی زبان سے چینی ہیں ورنہ قد و قامت میں آپ پاکستانی ہیں۔

۱۲ بجے کے قریب کھانے سے فارغ ہو کر بالائی حصے پر لائے گئے۔ دو دو ارکان کو ایک ایک کمرے میں ٹھہرایا گیا۔ ہمارے ساتھ استاذ سید عبدالمنعم عدوی ہیں۔ سب کے کمرے برابر ہی تھے اس لیے ہر قسم کی آسانیاں رہیں۔ ایک بجے کے قریب اپنے اپنے بستروں پر پہنچ کر آرام کیا۔

پیکن

پیکن چین کا دارالخلافہ ہے جس کی خوبصورتی اور رونق کافی سے زیادہ نمایاں ہے

پیکن کی مجموعی آبادی بیس لاکھ ہے جس میں چالیس ہزار مسلمان ہیں۔ عمارتیں ۷ سے ۸ درجے تک کی ہیں۔ سڑکیں کافی سے زیادہ وسیع ہیں۔ سڑکوں پر عام طریقہ سے تین ٹیکسیاں رکشائیں سائیکل گھنٹیاں چلتی ہیں۔ بسوں اور ٹرامووں میں ہر وقت زیادہ سے زیادہ ہجوم ہوتا ہے مگر کسی قسم کا شور و غل یا چوریاں نہیں ہوتیں نہ کسی قسم کی بداخلاقیاں ہی ہوتی ہیں۔ پیکن دارالخلافہ شہر بہت سی تاریخی یادگاروں ہونے کی وجہ سے کافی شہرت رکھتا ہے۔ شاہی قلعے، شاہی باغات کافی ہیں۔ یہاں متعدد اخبارات بھی نکلتے ہیں۔ انگریزی زبان میں صرف ایک اخبار ہے جو حکومت نکالتی ہے۔ پبلک یوبیٹ طور پر یہاں کوئی اخبار نہیں نکلتا شہر میں جس طرف نکل جائیے ایک نئی دنیا نظر آتی ہے۔

چینیوں کا لباس :-

چین میں عام و خاص طور پر مزدور، کاشتکار، تاجر، ملازم، وزراء سب کا نیلے رنگ کا لباس ہے۔ مرد و عورت سب یہی پہنتے ہیں نہ یہاں لپسٹک کا رواج ہے نہ حسن و خوبصورتی کے مظاہرے ہوتے ہیں۔

پیکن کے خاص خاص مقامات کا معائنہ :-

چونکہ کارکان وفد کو جلد ہی چین کے علاقہ جات کے دورے پر بذریعہ طیارہ دورہ کرنا ہے اس لئے یہ طے پایا ہے کہ کچھ مقامات اس وقت کے قیام میں دیکھیں اور بعض مغربی و مشرقی علاقوں سے واپسی پر چنانچہ ۷ مئی کی صبح کو ناشتہ سے قبل اپنی تمام ڈاک تیار کی تاکہ اول وقت روانہ کر دیں ڈاک کے لئے ہوٹل ہی کے ایک حصہ میں انتظام ہے۔ یہیں ٹکٹ ملجاتے ہیں، اور ہوٹل ہی کے اندر ریٹر بکس لگا ہوا ہے اس کے اندر ڈال دیتے ہیں۔ ہوائی جہاز سے ہماری سب ڈاک پوسٹ ہوگی۔ اخبار جنگ انجام، انقلاب، یو پی پی۔ دفتر جمعیتہ علمائے پاکستان کو علیحدہ، علیحدہ دورۂ چین کے حالات و مشاہدات کا ضروری خلاصہ ہمنے ہر مقام سے روانہ کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ تقریباً ہر لفافہ پر دو روپیہ سے زیادہ کے ٹکٹ لگانے پڑے کچھ خطوط تو ہوٹل سے روانہ کئے اور کچھ پاکستانی سفارتخانہ کی معرفت

پہنچنے کا انتظام کیا۔ ناشتہ کے بعد ہی خاص خاص مقامات دیکھنے کا پروگرام بن گیا تھا۔ مگر بعض ضروری مسودات کی ترتیب وغیرہ اور باہمی مذاکرات کے باعث دیر ہوگئی اس لئے اب ۱۲ بجے دورہ کے لیئے روانہ ہوں گے۔ پونے ۱۲ بجے مسٹر ابراہیم اور دیگر منتظمین آگئے ہم لوگ اسی وقت نیچے اُترے موٹریں تیار تھیں۔ ہوٹل سے روانہ ہوکر سب سے پہلے ۲۰ میل کے فاصلے پر اُس عمارت کو دیکھنے گئے جو انقلاب کے بعد بنا ہوئی تھی۔ یہ ایک عالی شان اور خوبصورت عمارت ہے جس کے چند بلند منارے ہیں سونے کا کام کیا گیا ہے۔ دیواروں پر سفید و گول نشانات دیئے گئے ہیں۔ جو یہ بتاتے ہیں کہ اس کے ۱۶ صوبے ہیں۔ راستے میں دو ایک اور خاص خاص عمارتیں دیکھیں۔

سفارتخانہ پاکستان :-

لوٹتے ہوئے ہم اور جناب سید حسین امام صاحب سیدھے سفارتخانۂ پاکستان آگئے مسٹر قیصر چارج افیسر، مسٹر فاروق اور دیگر عملہ نے ہمارا استقبال کیا دیر تک قیصر صاحب سے ضروری مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ مسٹر قیصر اگرچہ نوجوان العمر ہیں۔ مگر کافی ذہین ہیں پہلے ڈھاکہ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ ڈھاکہ کی نواب فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواجہ ناظم الدین صاحب کے قریبی عزیز ہیں۔ انہیں کی اعانت سے سفارتخانہ میں تبدیل کیئے گئے۔ پاکستان کی خبریں اُن سے معلوم ہوئیں۔ وزارتِ خارجہ نے ہمارے وفد کی اعانت کے لئے جو ہدایات دی تھیں اُن کا علم ہوا۔ ہم کو جس طرح یہاں کام کرنا ہے اُس پر بھی گفتگو ہوئی۔ جو عربی بیان ہمارے ساتھ یہاں تقسیم کرنے کے لئے آیا ہے اُسے مسٹر قیصر نے بہت پسند کیا۔ ایک گھنٹہ کے قریب سفارتخانہ میں وقت صرف کرکے ہوٹل واپس آگئے۔ تھوڑی دیر آرام کیا کہ مسٹر ابراہیم نے گھنٹی بجا کر مطلع کیا کہ شاہی قلعہ دیکھنے کا وقت ہوگیا ہے۔ ظہر سے فارغ ہوئے۔ جلدی جلدی تیار ہوکر نیچے آگئے۔

شاہی قلعے :-

شہنشاہانِ چین نے اپنے زمانۂ حکومت میں قلعوں کے اندر پیش بہا قسم کی اشیاء جمع

کی تھیں عمارتوں کی تیاری میں طرح طرح کی زیبائشیں کی گئیں جن پر کروڑوں روپیہ کے جواہرات اور نادر مصنوعات یکجا کئے گئے چینی صناعی ہمیشہ سے مشہور ہے بادشاہان چین نے عیش و راحت کا ہر سامان یہاں جمع کیا۔ انقلاب چین کے بعد جیسے ہی شہنشاہیت ختم ہوئی حکومت چین نے ان قلعوں پر قبضہ کیا اور وہ تمام قیمتی اور نادر اشیاء جو شاہان چین کے قبضہ میں تھیں اپنی تحویل میں لے کر شاہی قلعہ کے کمروں میں قرینہ سے رکھدی گئیں ہیں۔ ہر ایک کے سامنے ایک چٹ پر اس کی قیمت وغیرہ درج کی گئی ہے۔

ہم لوگ قلعہ کے عالیشان دروازے سے داخل ہوئے تو ایک بڑا میدان آیا اُسے طے کیا ہر حصہ میں علیحدہ علیحدہ شاندار کمرے بنے ہوئے ہیں جن پر خوبصورت رنگ کی کھپریل پڑی ہے۔ کمروں میں داخل ہو کر چین کے ایسے نوادرات و مصنوعات دیکھے جو دوسرے ممالک میں ہمیں نظر نہ آئے بعض بعض اشیاء کئی ہزار برس پہلے کی دیکھیں جن سے چینی تمدن اور ترقیات کا حال معلوم ہوا۔ قلعہ کے ایک کمرے میں ۵۰۰ برس پہلے کا بنا ہوا ایک بڑا گھنٹہ دیکھا۔ یہ گھنٹہ اگرچہ ۵۰۰ برس پہلے بنایا گیا تھا۔ مگر اپنی وضع و قطع اور صنعت کے لحاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے زمانہ کی بہترین یادگار ہے جو اب تک برابر چل رہا ہے۔

تقریباً ۲½ گھنٹے تک اس قلعہ کو دیکھتے رہے چینی حکومت نے تمام قیمتی اشیاء کو بجنسہٖ محفوظ رکھا ہے ان نادر اور قیمتی اشیاء کو دیکھ کر ہمیں دہلی کا لال قلعہ یاد آگیا۔ ہم نے اپنے رفقاء سے کہا کہ ایک مغرب کے انقلابی تھے جنھوں نے لال قلعہ سے لاکھوں روپیہ کی قیمتی اشیاء چوروں کی طرح نکال کر اپنے ملک میں منتقل کر دیں اور ایک چینی انقلابی ہیں کہ انھوں نے اپنے ملک کے نوادرات بجائے چرانے کے ان قلعوں میں آثار کے طور پر باقی رکھے۔

ہم جب قلعہ کے آخری حصے میں آئے تو دیکھا دونوں طرف لمبی لمبی نہریں چل رہی ہیں۔ اُن میں چھوٹی چھوٹی کشتیاں متحرک ہیں۔ جن میں لوگ سیر کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایک تو وقت کم تھا دوسرے چلتے چلتے سب کا کان تھک گئے تھے اس لئے قدرے آرام کرنے کے لئے بانس کی

خوبصورت کرسیوں پر نہر کے کنارے بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے شاہانِ چین کے عیش و نشاط اور کروڑہا روپیہ کی اشیاء اور سامانِ تعیش پر عمیق نگاہیں ڈالتے رہے ہمارے رفیق مکرم جناب استاذ عدوی ایڈیٹر العرب نے استفسار کیا کہ کیا سوچ رہے ہیں۔ ہماری زبان سے بے ساختہ قرآنِ کریم کا ارشاد نکلا۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس ؛

قدرت الٰہی اپنے کرشمے دکھاتی ہے۔ جن بادشاہوں نے اپنے عیش و آرام کے لیئے بے شمار دولتیں خرچ کیں اور یہ سمجھا تھا کہ ہمارا یہ عیش دوامی ہے ہم اور ہمارے خاندان والے اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے مگر قدرت الٰہی کا یہ منظر دیکھنے کے قابل ہے کہ آج نہ وہ شہنشاہ ہیں نہ ان کی شہنشاہیت باقی ہے کبھی خاندان شاہی کے افرادِ بیش قیمت اشیاء کے مالک تھے اور آج یہ سب کچھ ان کے قبضہ سے نکل کر عوام کے پاس آگیا کاش انسان دنیائے ناپائیدار اور اس کی حشمت کے فلسفہ پر غور کر کے عبرت حاصل کرے۔

ہم لوگ اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے باتیں ہی کر رہے تھے کہ سامنے سے مسٹر ابو سعید انور نظر آگئے ہم نے آواز دی وہ بھاگے ہوئے آئے اور لپٹ گئے بعد میں اپنے رفیقوں سے ملایا ابو سعید انور صاحب پنجاب سے لیبر کا ایک وفد لے کر چین کا دورہ کرنے آئے تھے مغربی علاقہ چین سے لوٹ کر آئے ہیں وعدہ کیا کہ ہم سے مل کر واپس جائیں گے۔

ہمارے بعض رفقاء کو بازار سے کچھ سامان خریدنا تھا وہ بازار چلے گئے ہم نماز عصر کے لیئے ہوٹل آگئے نماز عصر پڑھی چائے پی رہے تھے کہ مسٹر ابو سعید انور صاحب تشریف لے آئے ان سے دورے کے حالات دریافت کیئے ضروری معلومات حاصل کیں۔

ارکانِ وفد قبل مغرب واپس آگئے اب بعد مغرب جائنا مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے وفد کے اعزاز میں ایک بڑی دعوت دی جا رہی ہے۔ وہاں ہم سب کو شریک ہونا ہے۔ نماز کے کمرے میں جا کر نماز جماعت ادا کی اور دعوت کے لیئے تیاری شروع کی۔

دعوتِ طعام

آج چائنا مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے جو دعوت دی گئی ہے اس کے اندر پیکن کے کافی علما اور ائمہ مساجد و اراکین چائنا مسلم ایسوسی ایشن شریک ہیں۔ جناب مسٹر قیصر جاوید ایفیر پاکستان بھی تشریف لائے ہیں۔ میزوں پر چینی کھانے مختلف اقسام کے جمع ہیں۔ میزیں کھانوں سے پُر ہو چکی ہیں۔

جناب الحاج نور محمد صاحب وائس پریسیڈنٹ چائنا مسلم ایسوسی ایشن نے چینی زبان میں استقبالیہ تقریر فرمائی۔ انگریزی و عربی میں اس کا ترجمہ کیا گیا۔

جناب سید حسین امام صاحب قائد وفد نے جوابی تقریر کی ہم نے عربی زبان میں علمائے کرام کو مخاطب کیا جس کا لفظاً لفظاً چینی میں ترجمہ ہوتا رہا۔

آخر میں ہماری طرف سے قرآن کریم کی جلدیں، عطریات اور پاکستانی حلوے پیش کیے گئے۔ جناب قیصر صاحب نے بھی ایک تقریر فرمائی۔

جناب مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب نمائندہ مشرقی پاکستان نے ایک برجستہ و برمحل عربی زبان میں تقریر کی۔

جناب سید عبد المنعم عدوی و جناب مولانا عبد القدوس ہاشمی صاحب نے عربی اشعار موزوں کر کے پڑھے۔

ہم نے آخر میں جناب محمد علی سکریٹری جنرل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ کے سر پر پاکستانی ٹوپی دیکھیں کیونکہ آپ سوائے آنکھوں اور زبان کے از سر تا پا پاکستانی معلوم ہوتے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ پاکستانی ٹوپی کے ساتھ آپ کا فوٹو ہمارے ساتھ پاکستان جائے۔ اس دعوت میں جس قدر تقریریں ہوئیں اور نہیں پاکستان اور چین کے مابین دوستی و محبت پر اظہار خیال کیا گیا۔

فکاہات اور چٹکلوں کا سلسلہ شروع ہوا تقریباً ۱۲ ½ بجے یہ اجتماع ختم ہوا۔ ہوٹل آکر نماز

پیکن کے مسلمانوں کے قبرستان میں اراکین وفد فاتحہ پڑھ رہے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

عشاء پڑھکر آرام کیا۔

مسلمانوں کے قبرستان کا معائنہ :۔

۱۸ مئی سنہ ۶۰ آج صبح کی تلاوت و معمولات کے بعد ہی ۹ بجے مختلف مقامات دیکھنے جانا ہے۔

اپنے کمروں سے بعجلت نکل کر نیچے آکر ناشتہ کیا موٹریں تیار تھیں ہر موٹر میں دو دو ارکان ایک مترجم سوار ہو کر روانہ ہوئے تقریباً ۲ میل دور جاکر مسلمانوں کے قبرستان میں پہنچے تاکہ اس کا مشاہدہ کریں۔ یہاں چھوٹی میں ایک مسجد بنی ہوئی ہے پہلے اندر سے جاکر اسے دیکھا مسجد کی سیدھی جانب دیوار پر اللہ نور السموات والارض اور دوسری جانب لئن شکرتم لازیدنکم۔ درج ہے۔

مسجد کے باہر غسل و وضو کا معقول انتظام ہے مسجد میں صفائی کا اچھا انتظام ہے ایک حصہ میں مسجد کا دفتر قائم ہے۔ یہاں آکر امام صاحب اور دیگر کارکنان مسجد سے باتیں ہوتی رہیں۔ باہر آکر قبرستان دیکھے قبریں خام بنی ہوئی ہیں۔ اور ایک اچھا خاصا لمبا میدان قبرستان کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ ایک حصہ میں کھڑے ہو کر ارکان وفد نے فاتحہ پڑھی۔

یہ قبرستان شہری آبادی سے کافی دور واقع ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مل ایریا کے مسلمان یہاں دفن کئے جاتے ہیں میت کے غسل و دفن کے سب وہی طریقے یہاں مروج ہیں جو ہمارے یہاں ہیں۔ یہاں کے تمام علما اور امام حنفی المذہب ہیں۔

کوآپریٹو فارم

قبرستان دیکھنے کے بعد ۸ میل دور پر ایک چھوٹے سے گاؤں میں جہاں کوآپریٹو فارم قائم تھا اسے دیکھنے گئے۔

اس فارم کے ۲۶۶ ارکان ہیں زرعی علاقہ کی آبادی ۹۰۲۱ ہے جدید طرز پر یہ فارم قائم کیا گیا ہے۔ مگر ہنوز ابتدائی حالت میں ہے کوآپریٹو کے طریقے معلوم کئے ان کا پروگرام

تقریباً ایسا ہی ہے جیسا ہمارے ہاں کوآپریٹو سسٹم ہے زیادہ تر ریشم کی کاشت اس علاقہ میں کی جاتی ہے۔ چونکہ جمعہ کا وقت قریب آگیا تھا اس لیئے فارم کی ضروری باتیں معلوم کرنے کے بعد ارکان وفد ہوٹل واپس آئے۔

جامع مسجد پیکن کا جمعہ :۔

ہوٹل آکر عجلت غسل کیا کپڑے بدلے اور جامع مسجد روانہ ہوگئے۔ ٹھیک ۱ بجے جامع مسجد پہنچے۔ یہ جامع مسجد ۵۰۰ سال قبل تعمیر ہوئی تھی جس وقت ہم لوگ مسجد میں پہنچے تو جناب مولانا محمد صالح حنفی اخوت باہمی پر چینی زبان میں وعظ فرما رہے تھے۔ ارکان وفد کو دیکھ کر پاکستانی وفد کا تذکرہ اچھے الفاظ میں شروع کر دیا۔

ہم سے جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے اصرار کیا گیا۔ چونکہ ہم مسافر ہیں۔ نیز ہمیں یہاں کے ائمہ کے خطبے اور قرأت سننے کا شوق ہے اس لیئے امام صاحب سے اصرار کیا کہ آپ ہی نماز پڑھائیں امام صاحب نے عربی میں خطبہ جمعہ دیا۔ لہجہ صاف تھا۔ بعد اختتام نماز صف اوّل کے نمازیوں نے ہم سب کو گھیر لیا اور انتہائی محبت و شوق سے باتیں کرتے رہے۔ بعض حضرات عربی سمجھ رہے تھے۔ اُن سے پاکستان کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہم سب کو مسلم ایسوسی ایشن چائنا کے دفتر میں جو مسجد کے ایک بڑے کمرے میں قائم ہے لایا گیا۔

دفتر کے اندر چند اچھی الماریوں میں کچھ قلمی کلام پاک کی جلدیں ہیں۔ دوسری الماریوں میں خانہ کعبہ کے غلاف کا ایک حصہ تھا پھر وہ تحائف تھے۔ جو حجاز و انڈونیشیا اور پاکستان نے پیش کئے۔ دیر تک دفتر میں رہے چائے وغیرہ کے بعد دوسری چیزیں دیکھتے رہے۔

لائبریری اور اسکول :۔

مسجد کے میدان میں سہ منزلہ عمارت کے اندر ایک لائبریری تھی اُسے دیکھا مختلف زبانوں کی معتد بہ کتابیں یہاں موجود ہیں۔ اسکول اور یہ لائبریری مسلم چائنا ایسوسی ایشن کے زیر نگرانی قائم ہے۔ اسکول میں آکر بچوں اور بچیوں کے کلاس دیکھے۔

ہم نے بعض بعض بچیوں اور بچوں سے ترجمان کے ذریعہ دینیات کے معمولی ابتدائی سوالات کئے بعض بچے گھبرا گئے۔ بعض نے جوابات دیئے۔ یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ اس جامع مسجد میں لائبریری بھی معقول قسم کی موجود ہے اور اسکول بھی۔

جامع مسجد میں کافی وقت صرف ہو گیا تھا۔ تقریباً ۵ بجے شام ہوٹل واپس آئے تو معلوم ہوا کہ جناب استاذ مظاوی جو پاکستان میں عرصہ تک رہ چکے ہیں آجکل پیکن میں مصر کی طرف سے ٹریڈ کمشنر ہیں۔

مصری ٹریڈ کمشنر سے ملاقات:۔

مسٹر مظاوی کا فون آیا میں ملنا چاہتا ہوں اتفاقاً اُن کا دفتر ہمارے ہوٹل کی بالائی منزل میں ہے۔ ہم اور استاذ عدوی صاحب اسی وقت فون کر کے اوپر ملنے گئے انھیں بھی ہم نے پاکستان کے بعض ہدایا پیش کئے تقریباً ایک گھنٹہ تک باتیں رہیں۔

مولانا احتشام الحق تھانوی کی آمد:۔

نیچے اُتر کر آئے تو علم ہوا کہ جناب مولانا احتشام الحق تھانوی بھی آگئے کافی دیر تک اُن کے کمرے میں جا کر باتیں کیں۔ سابقہ روداد سفر اور آئندہ کاموں پر سرسری مذاکرہ رہا عصر کی نماز اپنے کمرے میں آکر پڑھی۔

مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے دعوت:۔

آج رات کو جاپانی مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے اراکین وفد کو دوسری شاندار دعوت دی گئی جس میں چینی کھانوں کا انبار لگ گیا۔ آج کی دعوت میں مختلف علماء و امام شریک ہوئے۔

سکریٹری جنرل جناب محمد علی صاحب نے تقریر فرمائی۔ جناب مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب نے مختصر جواب دیا۔

ہم نے عربی زبان میں جو بیان دیا اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

برادرانِ محترم ۔ ہم خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے یہ موقعہ عطا فرمایا کہ ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے ہم چین پہنچے اور اپنے چینی بھائیوں کے ساتھ مجتمع ہیں اور ہمیں ایک ایسے ملک کے معائنہ کا موقعہ ملا جس سے ہماری دیرینہ تاریخ وابستہ ہے۔ یہی وہ ملک ہے جس کے لئے ارشاد ہوا تھا۔ اطلبو العلم ولو بالصین۔ علم حاصل کرو اگرچہ چین ہی میں ہو۔

چین کی سرزمین پر مسلمانوں نے مدینۂ منورہ سے حاضر ہو کر ہمارے نبی محترم کے پیام اخوت و محبت کو پہنچایا اور مبلغین اسلام نے تبلیغ و تبشیر کے ذریعہ اسلام کی دعوت دی مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ چین سے اسلام کا گہرا تعلق رہا۔

اسلام ایک ایسے فلسفۂ حیات کا مبلغ ہے جو رنگ نسل کے امتیازات مٹا کر ایک برادری قائم کرتا ہے۔ اسلام نے غریبوں ناتوانوں کو غربت سے نکال کر تاجدار بنا دیا وحشیوں کو تمدن کی دولت سے مالا مال کیا۔ مسلمان خواہ چین میں آباد ہوں یا پاکستان میں اسلامی برادری کے رکن ہیں اور ان کے درمیان ایک مستحکم رشتہ قائم ہے جو کسی طرح نہیں توڑا جا سکتا۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ ہر ملک اپنے اپنے اصول و قوانین کے ماتحت عمل کرے لیکن ہمارے آپ کے مابین ایک مضبوط رشتہ اخوت قائم ہے علمائے پاکستان کا یہ وفد علماء اور پاکستانی عوام کی طرف سے چینی بھائیوں کو ہدایائے سلام پہنچاتے ہوئے پیام دیتا ہے کہ ہمارے دل چینی مسلمانوں کی محبت سے لبریز ہیں

چینی حجاج کا وفد سال گذشتہ جب کراچی گیا تو آپ کے قائد جناب الحاج نور محمد صاحب کی دعوت پر جمعیۃ علمائے پاکستان کے ارکان نے ان سے ملاقاتیں کیں آپ کے یہاں کے حالات اور مساجد کی کیفیت معلوم کی۔ مسلمانان چین کو اپنی مساجد و معابد میں فرائض وغیرہ ادا کرنے کی جو آزادی ہے اس کا علم ہمیں کراچی میں بھی ہو چکا ہے ہم نے آپ کے یہاں کا لٹریچر بغور پڑھا۔ اور آج اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا کہ چینی حکومت نے مسلمانوں کو ان کے مذہبی معمولات کی ادائیگی میں کہاں تک آزادی دے رکھی ہے۔ علمائے پاکستان اسے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ ایشیا میں حکومت چین ایک خاص عزت و مقام رکھتی ہے اور اس قابل ہے

پیکن کے ایک فاضل عالم مولانا بداونی کی تقریر کا جو بیان دے رہے ہیں

کہ وہ بھی دوسرے آزاد ممالک کی طرح مجلس اقوام کی رکن ہو۔ ہماری دلی آرزو ہے کہ حکومت چین اور پاکستان کے سیاسی و اقتصادی تعلقات زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہوں ہماری حکومت ابتدا سے اس وقت تک چین کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط کرنے کی خواہش رکھتی رہی ہے۔ نیز ہمارے وزیر اعظم اور ان کے رفقاء کا چین میں تشریف لانا بھی دونوں حکومتوں کے درمیان رشتۂ اتحاد کو مستحکم کر دے گا۔

ہماری مملکت کے قیام کو اگرچہ تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہے مگر وہ شاہراہِ ترقی پر گامزن ہے اس کی صنعت و تجارت یوماً فیوماً بڑھ رہی ہے۔ ہمارے یہاں کی کپڑے کی صنعت ترقی کر کے ایک بلند معیار پر آگئی ہے ہم یقین کرتے ہیں کہ چین و پاکستان کا اتحاد ہمارے یہاں کی صنعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی پر پہنچائے گا۔ ہم آخر میں جناب الحاج نور محمد صاحب وائس پریسیڈنٹ مسلم ایسوسی ایشن چائنا کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اور آپ کے کارکنان و عہدہ داران نے ہمارے وفد کو ہر قسم کا آرام پہنچایا۔ والسلام

فقیر۔ محمد عبدالحامد القادری البدایونی

پیکن یونیورسٹی کے بعض حصوں کا معائنہ اور پروفیسر ماتچین کے یہاں دعوت

۱۹ مئی ۵۶ء

آج بھی حسب معمول صبح سویرے اٹھے معمولات سے فراغت پائی۔ شاہانہ روزی کی دعوت بیوقت آرام کرنے سے طبیعت میں گرانی پیدا ہو گئی ہے۔ مگر یہاں کی آب و ہوا اس قدر اچھی ہے کہ مسلسل محنت کے باوجود طبیعت زیادہ خراب نہیں ہوئی۔

آج صبح کے حصہ میں ابتداءً سفارتخانۂ پاکستان جا کر دیرائی کارروائیاں مکمل کرانے کی تحریک کی وہاں سے سیدھے پیکن یونیورسٹی کے خاص خاص حصے دیکھنے گئے۔

یونیورسٹی کے درجات بند تھے مگر پھر بھی کافی سے زیادہ جائزہ لینے کا موقع مل گیا۔ لائبریری

دیکھی جس میں انڈونیشی۔ برمی۔ جاپانی۔ سیامی۔ چینی۔ اردو۔ ہندی۔ وتنامی۔ منگولی۔ عربی۔ کی بکثرت کتابیں موجود ہیں۔ یہ بات ہمارے لئے تکلیف دہ ہوئی کہ یہاں کی لائبریری میں پاکستانی مطبوعات اور پاکستان کا لٹریچر قطعاً نہیں ہے۔ ہم اپنے سفارتخانہ کو بھی متوجہ کریں گے لیکن یونیورسٹی کے ارباب انتظام کا فرض ہے کہ وہ پاکستان سے اعلیٰ قسم کا لٹریچر منگوا کر لائبریری میں داخل کریں۔ ہم بطور خود بھی بعض کتابیں کراچی سے روانہ کریں گے۔

پیکن یونیورسٹی میں عربی اور اردو سنسکرت، ہندی کا خاص اہتمام ہے۔ سنسکرت اور اردو کے لئے ہندوستانی معلم اور مصر سے عربی کے لئے قابل ترین اساتذہ کو بلا کر کام لیا جا رہا ہے۔ یہاں اچھا خاصا ایک گروپ لڑکوں اور لڑکیوں کا ایسا تیار ہو گیا ہے۔ جو انتہائی فصیح و بلیغ عربی، اردو، سنسکرت، ہندی بولتا ہے۔ آگے چل کر یہ لڑکیاں اور لڑکے کیا کیا خدمات انجام دیں گے اسے ارباب فکر و نظر ہی سمجھ سکتے ہیں۔

پیکن یونیورسٹی کا نصاب تعلیم کافی سے زیادہ اعلیٰ ہے یہاں کی حکومت کا محکمہ تعلیم انگلستان تو اپنے یہاں کے لڑکوں کا مزاج بدل کر اس طرز پر تعلیم دے رہا ہے کہ وہ محض ملازمتوں کی مشین کے پرزے ہی نہ بنیں بلکہ اپنے ملک کے مستقبل کو زیادہ سے زیادہ روشن کریں یہاں ۹ سال میں ایم۔ اے تک کی تعلیم ختم ہو جاتی ہے۔ طلبا جیسے ہی فارغ ہوں انہیں ملک کے اہم شعبہ جات میں لگا دیا جاتا ہے۔ وہ سائنس کو صرف ایک علم و فن ہی کے اعتبار سے نہیں پڑھتے۔ بلکہ چین کے اندر سائنس سے عملی طور پر کام کرنے کے ذرائع موجود ہیں۔ پھر صنعتی شعبہ جات اس قدر کافی ہیں کہ ان کا ایک آدمی بھی بیکار نہیں بیٹھتا۔ چین کے کالج یونیورسٹیاں تو اعلیٰ معیار کی ہیں ہی لیکن پرائمری اسکول ان کی عمارتیں۔ اسکولوں کی لیبرٹیاں اور دوسرے شعبہ جات تعلیم انتہائی بلند معیار کے ہیں۔

منگولین تبتی طلبا کو دارالاقاموں میں رکھ کر اس طرح ٹرینڈ کیا گیا ہے کہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس طرح گھل مل گئے ہیں کہ تبتی منگولین امتیاز قطعاً ختم ہو گیا ہے۔ جس طرز فکر اور انداز

پیکن کی جامع مسجد کا اندرونی منظر

WWW.NAFSEISLAM.COM

پر انھیں چلایا جا رہا ہے وہ ہر طرح قابل تعریف و ستائش ہے۔

یہ تمام ترقیات و نظریات پتہ دے رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں چین ایشیا کا واحد قائد بنجائے گا۔

ہمارا وفد اگرچہ صرف مسلمانوں کے حالات کے جائزہ کے لیئے آیا ہے مگر ارکان وفد حتی الامکان یہاں کے شعبہ جات کا بنظر غائر مطالعہ کر رہے ہیں یونیورسٹی کے خاص خاص حصے دیکھنے کے بعد ارکان وفد پروفیسر ماچن کے یہاں دعوت کی شرکت کے لیئے آ گئے۔

جناب مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی چونکہ ہمارے پیکن پہنچنے کے تین دن بعد پہنچے اس لیئے وہ قلعہ دیکھتے ہوئے دعوت کی شرکت کے لیئے تشریف لائے۔

پروفیسر ماچن صاحب نے ارکان وفد کا دروازہ پر استقبال کیا۔ اندر کے کمرے میں ارکان وفد و دیگر اساتذہ پیکن یونیورسٹی و علماء و مشاہیر پیکن موجود تھے۔

پروفیسر ماچن صاحب نے علوم اسلامیہ عربیہ کو جامع ازہر مصر میں مکمل کیا ہے ٹھوس قابلیت رکھتے ہیں۔ فصیح و بلیغ عربی بولتے ہیں۔ اور یہاں کے مشاہیر میں شمار ہے۔ تقریباً دو گھنٹے تک ان کے یہاں مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات رہا۔ خاص طور پر چینی علوم اور پیکن یونیورسٹی کے نصاب اور طریقۂ تعلیم پر گفتگو میں رہیں۔

پیکن کی ایک ہزار سال قبل کی مسجد کا معائنہ :-

تقریباً ایک ہزار افراد اس کے اندر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ جمعہ، عیدین، پنجوقتہ نمازیں اس کے اندر ہوتی ہیں۔ یہاں کافی علماء موجود تھے۔ سب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اس مسجد میں ایک معقول قسم کی لائبریری قائم ہے۔ مسجد و لائبریری کے انتظامات چائنا مسلم ایسوسی ایشن کرتی ہے۔ جس قدر بچے یہاں موجود تھے ان سے دینیات کے ضروری مسائل نمازوں کی ترکیب، سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص وغیرہ پڑھوا کر سنی۔

مسجد کی صناعی قابل تحسین ہے۔

مسلم انسٹی ٹیوٹ:۔

جامع مسجد سے مسلم انسٹی ٹیوٹ دیکھنے آئے۔

یہ دراصل ایک مسلم کالج ہے جس کی نہایت عالی شان بلڈنگیں ہیں جدا جدا دارالاقامے بنے ہوئے ہیں جن میں کئی ہزار طلبا اور طالبات پڑھتے ہیں۔ کالج کے درجات دیکھے جیسے ہی ارکان وفد مسلم انسٹی ٹیوٹ کے حصے میں داخل ہوئے تو ہر طرف سے تالیوں کا شور بلند ہوگیا اور صدہا طلبا ہمارے اردگرد نظر آنے لگے۔ یہاں بھی مختلف علوم و فنون اور متعدد زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔ مصری حکومت نے یہاں کے لئے چند بہترین اساتذہ عربی سکھانے کے لئے بھیجے ہیں۔ جو کامیابی کے ساتھ تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں ڈاکٹر زیان اور پروفیسر عبداللطیف مصری قابل ذکر ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ کے مختلف حصے دیکھنے کے بعد ایک وسیع کمرے میں اجتماع ہوا جہاں چائے نوشی کے بعد مسلم انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری صاحب نے عربی میں تقریر کی۔ وفد علماء کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسلم انسٹی ٹیوٹ کی ترقیات و شعبہ جات پر تبصرہ کیا اور بتایا کہ اس انسٹی ٹیوٹ نے چند سالوں کے اندر کتنی ترقیاں کیں۔ وفد کی طرف سے جوابی تقریر مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب نے فرمائی

اس اجتماع کے بعد متصلاً دوسرا جلسہ طلبا کی طرف سے مقرر کر دیا گیا تھا جس کا پروگرام ہمارے علم میں نہ آیا تھا اس لئے ہم نے اس وقت ۵½ بجے شام کو جناب منطاوی ٹریڈ کمشنر قاہرہ کے مکان پر چلنے کی دعوت منظور کرلی وعدے کے مطابق شریک ہونا ضروری تھا طے ہوا کہ ارکان طلبا کے جلسے میں شریک ہولیں اور چار ارکان منطاوی صاحب کے یہاں شرکت کرلیں۔

منطاوی صاحب ٹریڈ کمشنر قاہرہ کے یہاں دعوت عصرانہ۔ جناب منطاوی صاحب نے انتہائی خلوص

کے ساتھ عصرانہ کا انتظام کیا تھا ہم لوگ اگرچہ انسٹی ٹیوٹ کے جلسہ کی وجہ سے کافی لیٹ ہو گئے مگر منتظمین صاحب ہمارے انتظار میں ہوٹل کے اندر موجود تھے۔ ہمارے ہمراہ اپنے مکان تشریف لائے۔ راستہ میں ہم نے بتایا کہ آپ کے یہاں شریک ہو کر قبل مغرب طلبا کے تیسرے جلسہ میں انسٹی ٹیوٹ مراجعت کرنا ہے۔ جلدی جلدی ان کے یہاں سے فارغ ہو کر انسٹی ٹیوٹ واپس آکر بعد مغرب شریک اجتماع ہوئے ایک گھنٹہ شریک رہے۔

طلبا نے ایک فلم کا انتظام کیا تھا ہمیں فلموں سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ اس لیے ہم اور مولانا انتظام الحق صاحب تھانوی ہوٹل واپس آگئے۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی، مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب، سید حسین امام صاحب نے طلبا کے جلسۂ عام میں تقریریں کیں۔

رات کے کھانے میں مسٹر ابراہیم نے بتایا کہ ۳۰ مئی کی صبح یعنی کل صبح ۶ بجے شینکیان روانگی ہے۔ ہوائی جہاز کا نظم ہو چکا ہے۔

صوبہ سنکیانگ کی روانگی :-

صبح ۴ بجے غسل سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کی۔ سامان رات ہی میں ٹھیک ہو گیا تھا۔ پونے ۶ بجے مسٹر ابراہیم نے گھنٹی بجائی۔ ارکان وفد اپنے اپنے کمروں میں پہلے سے تیار تھے۔ ناشتہ کرتے ہی روانگی کے لیے باہر آئے۔ علما اور امام کافی تعداد میں موٹروں کے قریب موجود تھے۔ مسٹر محمد علی جنرل سکریٹری چائنا مسلم ایسوسی ایشن بھی الوداع کہنے آئے ہیں۔

اس دورے میں ہمارے ہمراہ جلال الدین صاحب نائب صدر مسلم انسٹی ٹیوٹ۔ جناب محمد مبین صاحب جوائنٹ سکریٹری مسلم ایسوسی ایشن۔ مسٹر ابراہیم۔ مسٹر ملک نمائندہ سفارتخانہ پاکستان۔ مسٹر چین مترجم۔ ایک فوٹو گرافر جا رہے ہیں۔ اس طرح ۱۵ اشخاص کا قافلہ ہوائی جہاز سے روانہ ہوگا۔ موٹروں میں سوار ہو کر ہوائی اڈے پہنچے جہاں چائنا مسلم ایسوسی ایشن کے عہدہ داران و ارکان نے الوداع کہا۔

سنکیانگ کا صوبہ وہ صوبہ ہے جہاں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے اس صوبہ میں دورہ

کرنا ہے ہمارا جہاز پیکن سے ہمیں سوار کر کے شانسی لیجائے گا وقت معینہ پر ہوائی جہاز روانہ ہوا چین کے تمام ہوائی جہاز ڈیکوٹا ہیں پہاڑی علاقہ کی وجہ سے زیادہ اونچے نہیں اڑتے سوا چار گھنٹے میں ۶۰۰ میل کی مسافت طے کر کے ۱۱ بجکر ۵ منٹ پر شانسی پہنچے ہر جگہ زراعتی حصہ نظر آیا۔

شانسی :۔

شہر شانسی ہوائی اڈے سے تقریباً ۲ میل پر واقع ہے راستہ خام ہونے کی وجہ سے یہ مختصر راستہ کافی تکلیف سے گذارنا پڑا ہوائی اڈے پر ایک معقول تعداد استقبال کے لئے موجود تھی موٹروں میں تمام ارکان سوار ہو کر شہر شانسی کی طرف چلے راستہ میں ہر جگہ ہرے بھرے درخت کھیتیاں شاداب نظر آئیں۔ شہر کی آبادی میں پہنچ کر وہی نیلا لباس ہر طرف نظر آنے لگا۔ پیکن کی طرح یہاں کی عمارتیں بھی بلند ہیں۔

شہر بہت خوبصورت ہے۔

پیپل ہوٹل میں قیام :۔

یہ ہوٹل آٹھ درجوں کی عمارت کا ہے اور اس قدر وسیع بنایا گیا ہے کہ بیکوقت دو ہزار مسافر ٹھہر سکتے ہیں۔ انتہائی خوبصورت ہوٹل ہے۔ جیسے ہی ہم لوگ ہوٹل کے ہال کمرے میں آئے تو یہاں کے مسلمان کثیر نے حسب ذیل علماء سے تعارف کرایا۔ جناب مولانا محمد علی صاحب اخوند (خطیب) مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ مولانا عبدالحمید صاحب۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب مولانا محمد ایوب صاحب۔ مولانا محمد سلیمان صاحب۔ جناب کثیر صاحب نے علماء کے تعارف کے بعد ایک استقبالیہ تقریر فرمائی۔ اکثر و بیشتر ارکان چونکہ ڈکوٹہ جہاز کے جھٹکوں سے تکلیف میں تھے۔

جناب سید حسین امام صاحب نے جوابی تقریر فرمائی۔ وقت کافی ہو گیا تھا اس لئے اپنے اپنے کمروں میں آکر غسل کیا کپڑے بدلے پھر کھانے کے لئے نیچے آئے یہاں کے ہوٹل میں بھی مسلم ذبیحہ اور مسلمانوں کے کھانے کا جداگانہ انتظام موجود ہے باورچی اکثر مسلمان ہیں۔

چینی احباب ہر جگہ مہمانداری اور خاطر تواضع اس قدر کرتے ہیں کہ کھانے کی میز ماکولات سے بھر جاتی ہے اور اصرار یہ ہوتا ہے کہ طویل کورس میں ہر چیز کھائی جائے آج چونکہ جہاز میں خاصی تکلیف رہی اس لیئے سب نے احتیاط برتی۔ کھانے کے بعد ظہر پڑھ کر قدرے آرام کیا۔

ایک ہزار سال قبل کی مسجد کا معائنہ

صوبہ شیانگ کی مجموعی آبادی ۔ کروڑ ہے مسلمان ۰۰ ہزار بتائے گئے۔ خاص شہر شانسی میں بیس ہزار مسلمان آباد ہیں۔ ہوٹل سے اتر کر نیچے آئے۔ اور یہاں سے ایک ہزار برس پہلے کی تعمیر کردہ مسجد دیکھنے گئے مسجد کافی وسیع اور حسین ہے لکڑی کی صناعی کا کام یہاں بھی مسجد کے ہر حصے میں دیکھا۔ مسجد کے باہر صحن میں طلبا کے رہنے اور پڑھنے کے لئے درجات بنے ہوئے ہیں۔ ۲ طالب علم فقہ و حدیث، تفسیر اور علوم دینیہ پڑھتے ہیں جس محلہ میں مسجد واقع ہے یہاں مسلمان ہی رہتے ہیں۔ جناب مولانا محمد عبدالرحمن صاحب اس مسجد کے امام ہیں۔ چینی زبان میں امام کو اخوند کہتے ہیں۔ امام صاحب پڑھے لکھے معمر اور با اخلاق متشرع عالم اور حنفی مسلک رکھتے ہیں ہماری آمد پر اس محلہ کے اکثر و بیشتر مسلمان مجتمع ہو گئے۔ ارکان وفد نے سب سے مصافحہ کیا۔ ان میں الحمدللہ مذہبیت موجود ہے۔ پنجوقتہ نمازوں میں مسلمانوں کی کافی تعداد شریک ہوتی ہے۔

چار ہزار مسلمان اس مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مساجد میں عام طور پر سن تعمیر کے کتبات کم نظر آئے۔ البتہ ایک مسجد پر بعض کتبے تھے جن سے معلوم ہوا کہ مظفر الحق اور شیخ عارف کے زمانہ میں تعمیر ہوئی ۴ ہزار مسلمان اس مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

عصر کا وقت ہو چکا تھا اس لئے نماز عصر یہیں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد امام صاحب اپنے حجرے میں لائے چائے نوشی ہوئی۔ اور دیر تک ان کی عربی کتابوں کا ہم سب مطالعہ کرتے رہے۔ مختلف علوم و فنون کی کتابیں موجود تھیں جنھیں دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔

خود امام صاحب بھی عربی بول لیتے ہیں:۔

مسلم آبادی میں ایک اسکول کا معائنہ :-

اس محلہ میں جہاں یہ مسجد واقع ہے اس کے اندر مسلمانوں کی کافی آبادی ہے۔ اس لئے یہاں ایک اسکول بھی قائم ہے اس کو جا کر دیکھا اس اسکول میں غیر مسلم تو ہیں بھی تعلیم پاتی ہیں مگر اکثریت مسلمان طلبا کی ہے۔ اسکول کے درجات دیکھے بہت معقول انتظامات ہیں۔ مسجدوں کے مدرسوں کے علاوہ تمام اسکول کالج یونیورسٹیاں حکومت چلاتی ہے اور اسی کا مرتب کردہ نصاب تعلیم سب جگہ جاری ہے مسلمانوں کے لئے نصاب میں دینیات نہیں ہے۔ مساجد کے مدارس میں علما اور خود صاحبان نے دینیات اور دینی نظامیہ جاری کر رکھا ہے۔ اسکول کے ایک بڑے کمرے میں ارکان وفد کے کشنر صاحب کے توسط سے اسکول کے متعلق تعلیمی استفسارات کئے۔ یہاں کا نظام تعلیمی وہی ہے۔ جو دوسرے اسکولوں کا ہم دیکھتے ہوئے آرہے ہیں۔

ہمارے نزدیک نظام تعلیم وہی کامیاب ہے جو ایک طرف طلبا کے اخلاق عادات کو سنوارے طلبا کی رگوں میں اپنے ملک کی خدمات کا ولولہ پیدا کرے ان کی روزمرہ کی زندگی کو سادہ بنایا جائے وہ اسکول کالج یونیورسٹی سے نکل کر معاش کے لئے مارے مارے نہ پھریں ان میں جفاکشی و محنت کی عادت ڈالی جائے۔ چنانچہ ان نقطہ ہائے نظر کے ماتحت چین کا نظام تعلیمی یقیناً بہتر ہے پھر تعلیم کے اخراجات کا کم اور زائد ہونا بھی ایک ایسا مسئلہ ہے جو ارباب تعلیم کے زیر نظر رہنا چاہیئے چین میں سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ تعلیمی اخراجات کم سے کم اور نہ ہونے کے برابر ہیں پھر حکومت کے زیر تعلیم کے اکثر و بیشتر اخراجات کم سے کم اور نہ ہونے کے برابر ہیں

یہی سبب ہے کہ چین جیسے وسیع ملک میں جس کی آبادی ۴۰ کروڑ ہے۔ ہر جگہ تعلیمی ادارے کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں کثرت سے ہر طبقہ اور ہر حیثیت کے لوگ اپنی اولاد کو تعلیم دلاتے ہیں۔

جیسے ہی طلبا اپنی تعلیم کا زمانہ ختم کرتے ہیں تو ان کا مستقبل ابد افزا ہوتا ہے وہ مختلف شعبہ جات میں برسر کار ہو جاتے ہیں۔ اور ترقی کے لئے اونہیں کافی مواقع ملتے ہیں۔ جو قوم اپنے افراد

اور طلباء کے اندر سادگی پیدا کرنے اور محنت و تکلیف کی عادی بنانے وہ یقیناً مستقبل کو کامیابی کے مراحل تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

چینی طلباء کو ہر روز صبح سویرے اٹھ کر دوڑنا۔ بیجا عیاشی سنگھار سے احتراز۔ بداخلاقیوں سے اجتناب۔ یہ وہ جوہر ہیں جو چینی طلبا کو ان کی آئندہ زندگی میں بلاشبہ ترقیات اور کامیابیوں سے ہمکنار کریں گے۔

البتہ نصاب تعلیم میں دینیات و مذہبیات کا داخل نہ ہونا ایک ایسا عنوان ہے جو انہیں آہستہ آہستہ بیدینی کی طرف لیجائے گا۔ نصاب کے اندر دینیات کا داخل ہونا ازبس ضروری ہے۔

کم از کم یہ بات تو حکومت چین کو کرنی چاہیئے کہ چین کی مسلم جماعتوں کو یہ حق دیا جائے کہ وہ عام اسکولوں کالجوں، یونیورسٹی میں مسلم طلبا کو ایک گھنٹہ دینیات کی تعلیم کا انتظام کریں۔

شیانگ سے لانشو کا سفر:-

لانشو، کانسو کا دارالسلطنت ہے یہ چین کے غربی علاقہ میں واقع ہے۔ پہاڑی علاقہ ہے۔ ۲۰ مئی کی شام ہی کو پروگرام طے ہو گیا تھا کہ ارکان وفد لیچاؤ کے ہوائی اڈے سے نو بجے ۸ بجے پرواز کریں گے۔

چنانچہ ۲۱ مئی کو علی الصبح ۶ بجے ناشتہ کرتے ہی روانہ ہو گئے ۱½ گھنٹہ کا موٹروں سے راستہ طے کر کے ٹھیک ۷½ بجے ہوائی اڈے پر آ گئے۔ ۲۱۳ نمبر کے ہوائی جہاز میں جو صرف ارکان وفد کے لئے ہی مخصوص تھا۔ سوار ہو گئے۔ مقامی علما کا ارکان کمشنر صاحب نے ہم سب کو الوداع کہا۔

۷-۳۵ پر جہاز نے پرواز شروع کی۔ پہاڑی علاقہ کی وجہ سے ۹½ ہزار فٹ کی بلندی سے یہ ڈکوٹا جہاز پرواز کر رہا ہے۔ ۲ گھنٹے کے بعد بخیر و عافیت لانشو پہنچ گئے راستہ میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ یہاں کا ہوائی اڈہ شہر سے قریب ہے یہ مقام سطح سمندر سے ۵ ہزار فٹ

اونچا ہے ہر طرف ہریاولیاں چلی گئی ہیں۔ درمیان میں ایک دریا بھی بہہ رہا ہے۔ موسم خوشگوار ہے اور سردی شروع جاڑے کی طرح ہے۔

یہاں کی مسلم آبادی ۲۳ ہزار ہے خاص شہر کے اندر ۱۳ اور قصبات کے اندر بیس مسجدیں ہیں شہر کی مجموعی آبادی ۶۰ لاکھ ہے۔

علماء و مشاہیر:-

جو علماء ائمہ مساجد۔ و دیگر مشاہیر ملنے آئے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

مولانا محمد سعد الدین امام مسجد شوخیام۔ عبداللہ مان ڈائرکٹر عربک کلچر۔ سعید ماما جوائن نیوسپل کشنر نارتھ ویسٹ اسکول سلیمان مان کشنر۔ ابوبکر مان تو وائس پریسیڈنٹ میڈیکل ایسوسی ایشن۔ علی پیچا احمان۔ مسٹر تیجان وائس پریسیڈنٹ میونسپل کونسلر۔ ان سب سے علیحدہ علیحدہ ہوٹل میں پہنچتے ہی تعارف کرایا گیا۔ ان حضرات نے مختصر تقریریں ہمارے استقبال پر کیں ہماری طرف سے جواب دیا گیا۔ ۱۲½ بجے کھانا کھایا چند منٹ آرام کیا ظہر پڑھی نماز سے فارغ ہوتے ہی سب سے پہلے یہاں کی تین سو برس پہلے کی ایک مسجد دیکھنے گئے دیگر مقامات کی طرح یہ مسجد بھی حسین ہے۔ مسجد کے ہر حصہ میں لکڑی پر دیدہ زیب اور دیرپا صناعی ہے۔ مسجد کے امام صاحب کا نام مولانا محمد سعد الدین صاحب ہے یہ ۶۵ برس کی عمر کے بزرگ ہیں۔ اچھے ایمانی جذبات رکھتے ہیں دیر تک عربی زبان میں باتیں کرتے ہوئے مسئلہ شفاعت پر خصوصیت سے انہوں نے گفتگو فرمائی ہمارے خیالات اس عنوان پر سنکر بہت متاثر ہوئے۔ پاکستان کے متعلق چند سوالات فرمائے۔ ہم نے جوابات دیئے۔ پھر پوچھا آپ لوگوں کا مسلک کیا ہے ہم نے کہا حنفی یہ سنکر بیحد خوش ہوئے پاکستان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

نارتھ انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ:-

مسجد دیکھنے کے بعد ہم لوگوں کو انسٹی ٹیوٹ دکھانے لایا گیا۔

حضرت مولانا محمد سعدالدین صاحب خطیب جامع مسجد لانشو
علامہ بدایونی سے مسائل پر گفتگو کر رہے ہیں

انسٹی ٹیوٹ پورا شہر معلوم ہوتا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ۱۹۵۴ء میں قائم ہوا۔ اس کے اندر سات ہزار سات سو طلبا اور طالبات تعلیم پاتے ہیں۔ جس میں ۴۵۶ مسلمان ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ کا عالی شان دارالاقامہ دیکھا حیرت ہوئی کہ اس قدر بڑی عمارت اتنی جلد کیسے بن گئی۔ انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری میں ہر زبان کی کافی کتابیں موجود ہیں۔ تعداد کتب ۶ ہزار ہے۔

لائبریری کا ہال اس قدر وسیع ہے کہ اس کے اندر بیک وقت ۵۰۰ طلبا بیٹھ کر مطالعہ کر سکتے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ ایک معیاری تعلیم کا ادارہ ہے۔ حکومت کا محکمۂ تعلیم یہاں کے لیے طلبا کا خود انتخاب کرتا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں ۱۲ غیر مسلم اور ایک مسلمان ٹیچر ہیں۔ ۹ سال کے اندر ایم اے کرا دیا جاتا ہے۔ یہاں چینی۔ ترکستانی۔ تبتی۔ طلبا اور طالبات پڑھتے ہیں۔ دارالاقامہ میں انھیں اس طرح رکھا گیا ہے کہ سب کے سب اس قدر متحد ہو گئے ہیں کہ جغرافیائی امتیازات قطعاً باقی نہیں رہے۔

لائبریری دیکھنے کے بعد باہر آئے تو دوسری سربفلک عمارتیں دیکھیں یہ اونچی اونچی عمارتیں دو تین سال کے اندر تیار کی گئی ہیں۔ صرف پلاسٹر ہونا باقی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل مسٹر محمد صالح انتہائی ہر دلعزیز پرنسپل ہیں۔

یہاں کے طلبا اور طالبات فارغ ہو کر زندگی کے ہر شعبہ میں کام کر سکیں گے۔ ہم جس حصہ میں جاتے وہاں طلبا کا ہجوم دو رویہ کھڑے ہو کر ہمارا استقبال کرتا۔

مشرقی حصہ کے پرائمری اسکول کا معائنہ:۔

انسٹی ٹیوٹ دیکھنے کے بعد ایک پرائمری اسکول دیکھنے گئے۔ یہ اسکول پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ نیچے دریا بہہ رہا ہے۔ اسکول کا منظر نہایت دلچسپ ہے۔ اسکول میں ۳۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔

ایک پرائمری اسکول کا طریقۂ تعلیم بچوں کی تربیت وغیرہ کا جو حال دیکھا وہ یقیناً قابلِ تحسین ہے۔ بچوں اور بچیوں سے مختلف قسم کے سوالات کیے گئے ہر جستہ جوابات سے طبیعت

خوش ہوئی۔

اس وقت کے طویل دورے میں تمام ارکانِ وفد کافی سے زیادہ تھک گئے تھے اس لئے پرائمری اسکول دیکھنے کے بعد ہوٹل واپس آگئے۔

واپسی کے پروگرام میں التوا، شمالی مغربی سینئر مڈل اسکول کا معائنہ

۲۲ مئی کی صبح کو واپسی کا پروگرام تھا۔ مگر ۴ بجے صبح سے آسمان پر بادل شدید آگئے ہیں۔ بارش کی وجہ سے موسم خراب ہے جس کے باعث طیارہ آج روانہ نہیں ہوسکتا ہم لوگ بھی کئی دن سے مسلسل کام کرنے کی وجہ سے کافی تھک گئے تھے۔ اس لئے آج کے پروگرام میں ۳۔۴ گھنٹے آرام کے لئے تجویز ہوئے۔

صبح کے ناشتہ کے بعد ۲۔۳ گھنٹے آرام کیا۔ ایک بجے ارکان وفد کھانے کے لئے نیچے آئے۔ فراغت پاکر نماز ظہر ادا کی۔ پھر تھوڑی دیر آرام کیا۔ نماز عصر پڑھ کر مسٹر سعید مازلین کی خواہش پر شمالی مغربی سینئر مڈل اسکول دیکھنے گئے۔

مسٹر سعید نہایت اچھے اسلامی جذبات رکھتے ہیں۔ عام طور پر خیال کیا جارہا تھا کہ مڈل اسکول ایک معمولی قسم کا اسکول ہوگا لیکن جیسے ہی اسکول کے میدان میں آئے تو اس کی بلند بالا عمارات دیکھ کر معلوم ہوا کہ یہ تو ایک کالج کی طرح بنایا گیا ہے۔

سنہ ۱۹۴۹ء میں اس اسکول کا افتتاح صرف ۸۸ طلبا سے ہوا تھا۔ لیکن اس وقت طلبا کی تعداد ۱۰۹۴ ہے جس میں ۲۵۴ مسلمان طلبا ہیں۔ سب سے پہلے ہم لوگ مسٹر سعید کے کمرے میں گئے۔ جہاں انھوں نے اسکول کے حالات پر تقریر کی اور وفد کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔

اس اسکول کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اندر مسلمان طلبا اور طالبات کے لئے دینیات پڑھانے کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ ایک مدرس مقرر ہیں وہی تدریس کا کام کرتے ہیں اور وہی امامت بھی کرتے ہیں۔

کمرے سے نکل کر علم الابدان اور معالجات کے شعبہ میں گئے۔ علم الابدان کے مسائل اور

حرکتِ خون کے سمجھانے کی غرض سے انسانی ڈھانچوں کی تصویریں دیکھیں رگوں کے اندر بجلی کے تار دوڑائے گئے ہیں جب حرکتِ خون و قلب کا مسئلہ سمجھانا ہو تو بجلی کا سوئچ دبا دیا جاتا ہے سرخ رنگ کے تاروں میں دوران خون کی حالت صاف طور پر معلوم ہوتی ہے۔ غبی سے غبی طالب علم بھی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد مضمون با آسانی سمجھ لیتا ہے۔ دیر تک اس کمرے میں دوسرے مضامین سمجھتے رہے۔ اسکول کا دارالمطالعہ دیکھا۔ یہاں ۳۰۰ طلبا با آسانی ایک وقت بیٹھ کر مطالعہ کر سکتے ہیں۔

لائبریری میں اعلیٰ قسم کی کتابیں بکثرت موجود ہیں۔ ایک کمرے میں وہ نقشہ بھی دیکھا جس سے طلباء کو سمجھایا جاتا ہے کہ سابق میں چین کا رقبہ کہاں تک تھا۔ کشمیر، ہندوستان کے بعض علاقے افغانستان و ایران کے بہت سے حصے چین میں دکھائے گئے ہیں۔

چینی زعماء اپنی قوم کے بچوں میں جو ولولہ پیدا کر رہے ہیں اُسے دیکھتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کے نقشے بچوں کے دل و دماغ میں ایک نیا جوش پیدا کریں گے۔ اوّل تو چینی قوم پہلے ہی جفاکش محنتی و بہادر ہے۔ پھر اُس کے قائدین قوم کے اندر ایک نئی روح پھونک رہے ہیں۔

چینی طلبا نے اس بات کو اچھی طرح اپنے ذہن نشین کر لیا ہے کہ ہمیں اپنے ملک کی ہر ممکن خدمت کرنا ہے۔ پھر اُنہیں کافی محنت کا عادی بنایا جا رہا ہے۔

اسکول کا دارالاقامہ:۔

ہم نے اسکول کا دارالاقامہ بھی دیکھا۔ لڑکوں۔ لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے بنائے گئے ہیں۔ ایک کمرے میں ۸۔ ۸ لڑکے لڑکیاں رہتی ہیں۔ لکڑی کا ایک ہموار تختہ لگا دیا گیا ہے جس پر گدے بچھے ہوئے ہیں۔ اُن پر یہ سب کے سب آرام کرتے ہیں۔

شفاخانہ

اسکول کا ایک شفاخانہ بھی قائم ہے۔ جس میں بیک وقت ۳۰۰ قسم کی دوائیں موجود رہتی

ہیں۔ ڈاکٹر مامور ہیں جو ہر وقت بچوں کا علاج کرتے ہیں۔ معمولی بیماریوں کے علاج یہیں ہو جاتے ہیں۔ اہم اور نازک معالجات کے لئے بڑے ہسپتالوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔

مسلم باورچی خانہ

اسکول کا مسلم باورچی خانہ دیکھا جہاں مسلمان طلبا اور طالبات کے کھانے کا علیحدہ انتظام ہے۔ باورچی خانے میں اندر جا کر معائنہ کیا جس کمرے میں بچے کھانا کھا رہے تھے اُسے بھی جا کر دیکھا۔ کھانے اوسط درجے کے تھے۔ طلبا ہمارے منع کرنے کے باوجود کھانا چھوڑ کر استقبال کے لیے مجتمع ہو گئے۔ تھوڑی دیر اُن سے باتیں کر کے باہر آ گئے۔

طلبا کی ورزشیں :-

اسکول کے ضروری حصے دیکھ لینے کے بعد باہر کے میدان میں آئے جہاں لڑکے ورزشیں کرتے ہیں۔ ایک خاص ورزش دیکھی۔ لوہے کا گول چکر جو کافی وزنی اور خاصا اونچا ہے طویل القامت لڑکا اس کے اندر کھڑا ہوا۔ اُس نے پاؤں کو لوہے کی جوتی میں رکھ کر اُس چکر کو گھمانا شروع کر دیا جس طرح ایک چرخ اوپر سے نیچے۔ نیچے سے اوپر جاتا ہے اسی طرح یہ گول چکر گھومنے لگا جس وقت یہ گھوم رہا تھا تو ایک لڑکے نے جست لگائی اور گھمانے والے لڑکے کے سر سے نکل کر باہر کود گیا۔

چینی قوم کا لباس :-

حکومتِ چین نے نہ صرف یہ کہ طلبا کا ایک لباس مقرر کر دیا ہے بلکہ عام طور پر ہر شہر اور گاؤں کے رہنے والے شہری مزدور کاشتکار عورت مرد کی اس یکسانیت سے اقتصادی طور پر بہت سے فائدے ہیں آجکل کے زمانہ میں ہر گھر کے اندر سب سے بڑا خرچ کپڑے کا ہوتا ہے ہمارے یہاں کے لوگ عام و خاص طور پر صرف کپڑے کی ایک مد میں بے شمار روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ خصوصاً عورتوں کے لباس پر کروڑہا روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ چینی حکومت نے معمولی لباس کا تعین کر کے اپنی قوم کو کروڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیا۔ چائنا سلک وغیرہ کے

کپڑے جو چین میں بنتے ہیں۔ وہ دوسرے ممالک میں بکثرت جاتے اور استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر خود چین والے سادہ لباس پہنتے ہیں ان کی سادہ زندگی بھی ہر بیرونی سیاح پر کافی اثر ڈالتی ہے۔

چینی اتحاد:۔

چینی قوم کے اتحاد کا حال بھی ہمارے علم میں آیا۔ چینی زعماء نے اپنی قوم میں باہمی اتحاد کی اپیل کو کافی پیدا کر دیا ہے وہ مر جائے گی مگر اپنے رشتۂ اتحاد کو ٹوٹنے نہ دیگی۔ یہی وہ جوہر ہے جو چینی قوم کی ترقی و استحکام کا باعث ہے۔

چینی ترقیات:۔

ملک چین ۔۔ اندر خانہ آہستہ آہستہ اپنی ملکی و تجارتی ضروریات کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے رہا ہے۔ ہر قسم کی مصنوعات تیار کر رہا ہے۔ اس کی کوشش یہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں اس قابل ہو جائے کہ دوسروں کا دست نگر نہ ہو۔

اس کی ترقیاں ایشیا والوں کے لیئے مسرت کے قابل ہیں پھر ایشیائی ممالک سے اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کی کوششیں بھی قابل مسرت ہیں خصوصاً پاکستان اور چین کی دوستی دونوں ملکوں کے لئے ہر اعتبار سے نتیجہ خیز اور مفید ہوگی۔

اگر دونوں ملکوں کے درمیان وفود کے تبادلے ہوتے رہے تو بلاشبہ اس کے نتائج بھی اچھے نکلیں گے۔

چینیوں کا عام کردار اور کیریکٹر:۔

یہ بات ہم ہر جگہ دیکھتے آرہے ہیں کہ چینیوں میں بلیک مارکیٹ، چور بازاری، چوری رشوت قطعاً نہیں ہے۔ ان کے کاروباری لوگ بات کے سچے ہیں۔ جو وعدہ کریں گے اسے پورا کریں گے۔

سڑکوں، بازاروں میں باوجود بے پردگی کے کسی قسم کی بداخلاقی کا کوئی ایک واقعہ نظر

نہیں آیا۔

ہر ایک شخص کسی نہ کسی کام میں ضرور لگا ہوا ہے :۔

یہ بات ہم نے عام طور پر دیکھی کہ چین کا ہر شخص کسی نہ کسی کام میں ضرور لگا ہوا ہے گھر کے جس قدر آدمی ہیں اُن میں ہر آدمی اپنی زندگی کے لئے سامان فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے مرد اپنی جگہ اور عورتیں اپنی جگہ سامان معیشت فراہم کرتی ہیں۔

ریلوے اسٹیشن لانشو :۔

مسلم انسٹی ٹیوٹ کے معائنہ کے بعد لانشو اسٹیشن دیکھنے آگئے۔ یہاں کا اسٹیشن اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہت دلچسپ ہے۔

پہاڑیوں کے دامن میں اسٹیشن واقع ہے اب سے چھ سال قبل ریلوے لائن یہیں تک آکر ختم ہو جاتی تھی لیکن حکومت نے کافی کوشش کر کے پہاڑیوں کو کاٹ کر تقریباً ۴۰۰ میل اور مزید لائن نکال لی ہے۔ حکومت میں ریلوے کے سلسلہ میں بھی کافی ترقی کر رہی ہے۔ ملک کے ہر گوشے میں ریل کا جال بچھایا جا رہا ہے۔

کراچی کی یاد :۔

اس وقت ہم کراچی سے تقریباً ۸ ہزار میل دور چین۔ پیکن تک ہماری ڈاک کا سلسلہ جاری تھا۔ لیکن اس طرف کے دورے میں ڈاک کی روانگی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ خدا جانے اہل و عیال کس حال میں ہیں خدا کو جس کے حوالے کر کے اس دورے پر آگئے ہیں وہی سب کا محافظ ہے انشاء اللہ دورہ ختم کر کے سب کو جا کر دیکھیں گے۔

روانگی برائے اورمچی :۔

بادلوں کی وجہ سے دو دن پروگرام لیٹ ہو گیا۔ آج ۲۴ مئی کو بھی بادلوں کے باعث مایوسی ہو رہی ہے۔ پھر بھی مسٹر ابراہیم کوشش کر رہے ہیں کہ اگر موسم ٹھیک ہو گیا تو آج کسی وقت بھی اورمچی کے لئے روانہ ہو جانا ہے۔ ہم سب ناشتے کے بعد اپنے اپنے کمرے میں

آکر لیٹ گئے۔ سامان تیار ہی رکھا ہوا تھا کہ مسٹر ابراہیم نے گھنٹی بجا کر مطلع کیا۔ ہوائی جہاز کے اڈے سے فون آگیا۔ موسم ٹھیک ہوگیا ہے ارکان وفد کو لے کر جلد پہنچیے۔

۵ منٹ کے اندر اندر ارکان وفد نیچے آگئے۔ اور موٹر میں سوار ہو کر ہوائی اڈے پہنچے۔ ہوائی اڈے پر پہنچ کر ہم نے مولانا محمد سعید صاحب امام جامع مسجد کیخدمت تبلیغات کیمپنی کا ایک قرآن شریف ہدیۃً پیش کیا۔

۱۱ بجکر ۳۳ منٹ پر ہوائی جہاز روانہ ہوا۔ بادلوں کی فوج در فوج جہاز سے ٹکرا رہی ہے مگر جہاز چیرتا ہوا چلا جا رہا ہے اور ۱۵-۲۰ منٹ میں بادلوں سے اونچا ہوگیا لیکن نصف گھنٹے کے بعد یکبارگی بادلوں کے شدید طوفان نے جہاز کو گھیر لیا۔ پائلٹ نے کئی بار خطرے کا وسل بھی دیا۔ ہم سب اللہ تبارک وتعالےٰ کی جانب رجوع کیے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت میں سب سے زیادہ اثر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب پر ہو رہا ہے۔ ہم نے سمجھایا گھبرانے سے کچھ حاصل نہیں اللہ پر توکل کیجئے وہی بہترین محافظ ہے۔

جناب ڈاکٹر شہید اللہ صاحب نے بھی آیات پاک کی تلاوت شروع فرمادی تا آنکہ جہاز اس مصیبت سے نجات پا گیا۔

لانشو سے اور مچی تک کی کل مسافت ایک ہزار میل طے کرنا تھی۔ پہلا اسٹیشن آنے سے قبل بادلوں نے گھیر لیا اندر سے پائلٹ نے کہلا بھیجا اب ہم خطرے سے نکل آئے جس اسٹیشن پر پہلے اترنا تھا اس کو چھوڑنا پڑا اب دوسرے اسٹیشن چوچھان پر اتر رہے ہیں۔ نیچے اتر کر جیسے ہی دروازہ کھلا تو ایسا معلوم ہوا کہ ہوا کا طوفان جہاز کو اڑا کر لے جائے گا۔ بڑی مشکل سے ویٹنگ روم میں داخل ہوئے۔

آج کے اس سفر میں ہر ایک شخص کا سر جہاز کے ہیپنگ کے باعث چکرا گیا ہے۔ ضروریات سے فارغ ہوئے وضو کر کے نماز ظہر ادا کی۔ کچھ تھوڑا سا ناشتہ کیا۔

چوچھان اسٹیشن شنگیان سے چار سو میل سے زیادہ ہے۔ چوچھان کا ترجمہ شراب کا فوارہ ہے

خدا کا شکر ہے کہ ہم کی مناسبت سے شراب کے فوارے کی کوئی عملی صورت نہیں دیکھی۔ ۴۵ منٹ کے قریب قیام کر کے ۳-۳۵ پر جہاز نے پرواز کی۔

یہاں سے انتہائی سرد برفستانی علاقہ شروع ہو گیا۔ ہر پہاڑ پر برف جمی ہوئی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑوں پر برف کی سفید چادریں ڈال دی گئی ہیں۔ جو تکلیف چھوچھان تک ہوئی تھی وہ اس طرف نہیں ہوئی۔ الحمدللہ ادھر کا راستہ بخیر و عافیت گذر گیا۔ اور ۸ بجے اورمچی کے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے۔

جناب الحاج مخدوم صاحب و حاجی محمد یٰسین صاحب صدر اسلامک نیشنل سوسائٹی نے ۲۵ علماء کے ساتھ استقبال کیا۔

ویٹنگ روم میں سب کا تعارف کرایا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد موٹروں میں سوار ہو کر ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں کا ہوٹل ہوائی اڈے سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہوٹل پہنچ کر غسل کر کے کپڑے بدلے۔ پیکن کی گھڑیوں میں اور یہاں کے وقت میں ۱½ گھنٹے کا فرق ہے۔ نماز مغرب ½ ۸ بجے ہوتی ہے۔

اورمچی :-

اورمچی صوبہ سنکیان کا دارالخلافہ ہے۔ اس صوبہ کی کل آبادی ۵۵ لاکھ ہے ۸۲ فیصدی مسلمان ہیں۔

چین کے مغربی علاقہ میں چونکہ مسلمانوں کی آبادی بہت کافی ہے اس لیے مساجد بھی معقول تعداد میں ہیں۔

آج ۲۴ مئی کا دن تو جہاز میں گذر گیا۔ اس لیے اب یہاں کی مساجد وغیرہ ۲۵ کو دیکھیں گے۔ شب کے کھانے سے کافی دیر میں فراغت پائی۔ جناب مخدوم صاحب کی دلچسپ گفتگو میں کافی وقت صرف ہو گیا۔ مخدوم صاحب نے کاشغر میں علوم عربیہ کی تکمیل کی ہے۔ عربی خوب بولتے ہیں۔ عربی کے اکثر و بیشتر اشعار زبانی یاد ہیں۔

جامع مسجد اور مچی مغربی چین کا ایک منظر

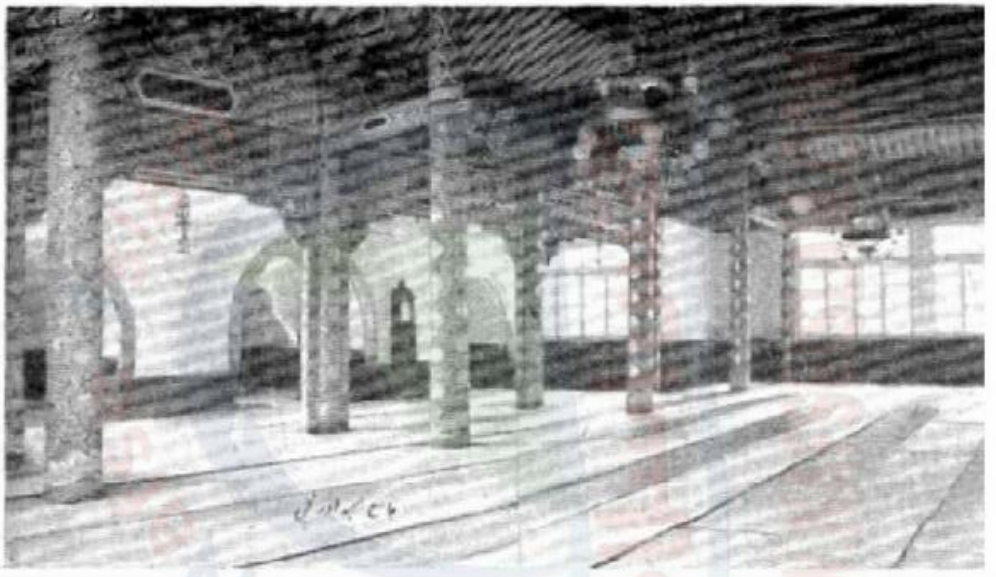

جامع مسجد اور مچی کا اندرونی منظر

نماز عشا پڑھ کر اپنے اپنے بستروں پر آرام کیا۔ صبح سویرے اُٹھے غسل کیا نماز فجر اور معمولات و وظائف سے فراغت پائی ناشتہ کے لئے نیچے آگئے۔

مساجد اور مچھی کا معائنہ :-

۲۵ مئی کو علی الصباح ناشتہ کے بعد مساجد دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔

(۱) یونین مسجد۔ یہ مسجد کافی پرانی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں دوبارہ اس کی وسعت و تجدید ہوئی۔ خوبصورت کتبات کافی تعداد میں مسجد کے اندر لگے ہوئے ہیں۔ مسجد بیحد حسین ہے۔ مولانا نورالدین صاحب یہاں کے امام ہیں طلبا کو فقہ۔ حدیث۔ تفسیر اور دیگر علوم عربیہ پڑھاتے ہیں۔ دس قرآن مجید کے ۵۔ اور علوم عربیہ کے ۱۵ طالب علم پڑھتے ہیں۔

(۲) مسجد لنگان۔ یہ مسجد اگرچہ چھوٹی ہے۔ مگر خوبصورت بنی ہوئی ہے۔ مسجد میں قاری شاہی ملا امام ہیں۔ عربی مدرسہ اس مسجد میں بھی قائم ہے۔ ۷۰ طالب علم یہاں قرآن کریم تفسیر حدیث فقہ کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ ستر سال سے یہ عربی مدرسہ قائم ہے۔

ہم سب کا مشورہ ہوا کہ طلبا سے قرأت سننی چاہیئے ہم سب لوگ بیٹھ گئے۔ ابتداً قاری صاحب کے دو تین چھوٹے لڑکوں نے قرآن پاک سنایا۔ اور ماشاء اللہ مصری لہجہ میں بہت اچھا قرآن سنایا۔ ہم نے ایک بچہ کو عنہ کا نوٹ دیا۔ قاری صاحب نے بھی بڑے اچھے دلنشین لہجہ میں کلام پاک سنایا۔ مولانا عزیز الرحمن۔ مولانا احتشام الحق صاحب نے بھی قرآن پاک سنایا بڑی اچھی نشست رہی۔

علامہ یوسف الجرانی سے ملاقات :-

مسجد سے لوٹ کر سیدھے حضرت علامہ محمد یوسف الجرانی سے ملنے پہنچے آپ اس علاقہ کے سب سے بڑے عالم و بزرگ ہیں۔ ۸۸ سال کی عمر ہے۔ نورانی چہرہ ہے جس سے علم و فضل ظاہر ہوتا ہے۔

ارکان وفد سے بڑی شفقت و محبت کے ساتھ ملے۔ صاحب تالیف و تصنیف

بھی ہیں آپ کی دو کتابیں ایک علم الفقہ اور دوسری عقائد پر تھیں۔ دیر تک ہم لوگوں نے کتابوں کو پڑھا۔ پاکستان کے متعلق استفسارات فرماتے رہے۔ جب انہیں حال بتایا گیا تو بہت خوش ہوئے ہم سب کے لیے دعائیں کیں۔ آپ کی طرف سے ہم سب کو چائے اور ناشتہ کرایا گیا۔

علامہ محترم کے یہاں سے رخصت ہو کر ۱۵۰ سال قبل کی ایک مسجد کو جس کا نام مسجد سی تھا دیکھا۔ پھر مسجد نن واس اور مسجد طرنان کا معائنہ کیا یہ مسجدیں آباد ہیں اور سب کے اندر نمازیوں کی تعداد معقول رہتی ہے۔

مغربی چین کے اس علاقہ میں مذہبیت بھی کافی ہے اور اہل علم بھی اچھی تعداد میں ہیں۔ کاشغر میں علمائے کرام کی تعداد یہاں سے زیادہ ہے۔ جہاں ہمارا جانا اس وقت نہیں ہو سکتا ایک تو راستہ خراب پھر وقت کی قلت ہے۔

دوپہر کے کھانے تک ہوٹل واپس آ گئے۔ کھانا کھا کر نماز ظہر پڑھی قدرے آرام کیا۔

موٹر کمپنی کا معائنہ :۔

یہاں موٹروں کی مرمت کا ایک بہت بڑا کارخانہ قائم ہے جہاں بیکار گاڑیوں کی مرمت کر کے بالکل نیا کر دیتے ہیں۔ بعض پرزے وغیرہ بھی ڈھالے جاتے ہیں۔ کارخانہ کافی بڑا ہے جس میں کئی ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ کارخانے کے تمام شعبہ جات دیکھے۔ حالات معلوم کیے قبل مغرب واپس آ گئے۔

گورنر چین جناب سیف الدین سے ملاقات :۔

جناب مخدوم صاحب نے گورنر چین جناب سیف الدین صاحب سے اراکین وفد کی ملاقات کا انتظام کیا۔ ہم لوگ وقت مقررہ پر پہنچ گئے تقریباً ایک گھنٹہ تک تفصیلی ملاقات رہی اس ملاقات میں چین کے ماضی و حال مستقبل پر گفتگو میں رہیں۔ پاکستان و چین کے تعلقات کے استحکام پر اظہار خیالات ہوا مسلمانوں کے لئے اسکولوں وغیرہ میں دینیات کی ترویج کاشغر وغیرہ میں مدرسہ کی پشت پناہی کئے جانے کی ہماری طرف سے تحریک کی گئی۔

عالی مرتبت جناب سیف الدین صاحب گورنر چین کو
مولانا بدایونی پاکستانی تحائف دے رہے ہیں

WWW.PDFBIN.COM

گورنر صاحب ایک سلجھے ہوئے اور بہت با اخلاق مسلمان ہیں۔ کافی ذی اثر ہیں نہایت خندہ پیشانی سے باتیں کرتے رہے۔

اورمچی کا جمعہ:۔

۲۵ مئی کو اورمچی کی جامع مسجد میں ہم سب نے جمعہ کی نماز ادا کی امام صاحب نے بہت اچھے لہجے میں خطبہ پڑھا۔ نماز بھی بہت بہتر قرأت کے ساتھ پڑھائی۔ جمعہ کے بعد مسلمانوں سے مصافحہ معانقہ ہوا۔ مختصر مختصر باتیں بھی ہوئیں۔

مخدوم صاحب کی طرف سے شاندار دعوت:۔

جناب مخدوم صاحب نے علمائے کرام سے تبادلۂ خیالات کے لئے ایک اجتماع ظہر کے بعد رکھا تھا جو ۲ گھنٹہ تک رہا ارکانِ وفد نے اظہارِ خیالات کیا۔

رات کو بڑے پیمانے پر کھانے کا انتظام تھا جس میں تقریباً سو عالم شریک ہوئے جناب مخدوم صاحب نے ایک مفصل خطبۂ استقبالیہ دیا۔ ہم سب کی طرف سے بھی جوابات دیئے گئے۔

آخر میں جناب مخدوم صاحب نے اراکین وفد کی خدمت میں مختلف تحائف پیش فرمائے۔

۱۲ بجے کے قریب یہ اجتماع ختم ہوا۔

۲۶ مئی کا دن رات اورمچی گذار کر ۲۷ کی صبح کو واپسی کا پروگرام بنایا گیا۔

اورمچی سے واپسی:۔

۲۷ مئی کی صبح پونے ۸ بجے اورمچی کے ہوائی اڈے سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے۔ یہ وہی خطرناک راستہ ہے جس سے ہم آتے وقت مصائب و مشکلات میں گھر گئے تھے۔ آج موسم قدرے بہتر ہے۔ مگر پھر بھی بادلوں کی وجہ سے جہاز کو کہیں کہیں دشواریاں ہو رہی ہیں۔ اسی راستہ پر دیوار چین آتی ہے۔ بادلوں کے باعث نیچے کا حصہ نظر نہیں آتا۔ جہاز کافی بلندی پر جا رہا ہے۔ ایک فوجی اسٹیشن شیان پر جہاز اترا ۴۵ منٹ قیام کیا۔ پھر پیکن کے لئے روانہ ہوئے۔ ۳ بجے کے قریب پیکن پہنچ گئے ہوائی اڈے پر تمام احباب موجود تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ جانکر

میل کا یہ سفر ختم ہو گیا۔ چونکہ سمترف کراچی کے حالات سے قطعاً بے خبر ہیں اس لیئے ہوٹل آتے ہی سفارتخانہ پاکستان فون کر کے پاکستان کے حالات معلوم کیئے۔ بنگال و پنجاب کے حالات پر افسوس ہوا۔

جناب الحاج مولانا نور محمد صاحب و دیگر حضرات ہوٹل میں ملنے آتے رہے۔

آج طبیعت جہاز کے سفر سے کافی گری ہوئی ہے۔ خیال ہے کہ رات آرام سے گذاریں مگر کھانے کا کورس اس قدر طویل ہوتا ہے کہ اس کے اندر بڑا وقت گذر جاتا ہے۔ وقت پر آرام نہ ملنے کی وجہ سے اور بھی طبیعتیں خراب ہو رہی ہیں۔

سفارتخانہ پاکستان:۔

چونکہ مسلسل سفر کی وجہ سے پاکستان کی کوئی خبر نہ ملی تھی اس لیئے ۲۸ مئی کو سفارتخانہ پاکستان جا کر وطن کے حالات جس قدر بھی ریڈیو کے ذریعہ سفارتخانہ کو معلوم ہوئے تھے ان کا علم حاصل کیا۔

جناب مسٹر سلطان الدین حسن سفیر پاکستان سے دورۂ چین پر تفصیلی مذاکرات کیئے وہ ہمارے کامیاب دورے سے بیحد خوش ہوئے۔ جناب ملک صاحب جو سفارتخانہ پاکستان سے ہمارے ساتھ گئے تھے انہوں نے بھی حالات بتا دیئے تھے۔

محترم وزیر اعظم حکومت پاکستان کے سفر کے متعلق صحیح حالات معلوم ہوئے۔ وزیر اعظم کی علالت ہی اس سفر کے التوا کا باعث ہوئی۔ ان کی تشریف آوری کے لیئے مسلمانان چین میں کافی جوش موجود ہے۔ اور حکومت چین اعلیٰ پیمانہ پر انتظامات کرنا چاہتی ہے۔

۲۸ کو نشیان کا پروگرام بنا تھا۔ مگر دو موسم کی خرابی کے باعث ملتوی کرنا پڑا۔ اب ۳۰ مئی تک پیکن ہی میں قیام کریں گے۔ اور ۳۱ کے ہوائی جہاز سے شنگھائی کا سفر کرنا ہے ۲۸-۲۹ مئی آرام میں گذاری۔

چنتا باغ کی سیر:۔

گذشتہ قیام میں بہت سی تاریخی چیزیں دیکھنا رہ گئی تھیں ان میں کی چند اب دیکھنا ہیں۔ چنتا باغ بھی پیکن میں دیکھنے کے قابل جگہ ہے۔

چنتا باغ میں شاہانِ چین آکر عبادت کیا کرتے تھے۔ عبادت کرنے کی عمارت تو ایک چھوٹی سی ہے مگر یہ باغ ایک وسیع حصہ میں بنا ہوا ہے سینکڑوں ایکڑ زمین پر ہر چہار طرف خوبصورت درخت لگائے گئے ہیں درمیان میں بہت حسین روشیں بنائی گئی ہیں۔ متعدد دروازے ہیں ستونوں کو طے کر کے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آتے ہیں۔ دو طرف خوبصورت درخت ہیں۔ بیچ میں سنگِ مرمر کی سڑک بنائی گئی ہے جو ۲ فرلانگ تک چلی گئی ہے۔ آخری حصہ میں جا کر ایک خوبصورت چبوترہ آتا ہے۔ وہاں بیچ میں جو پتھر لگائے گئے ہیں اُن میں آواز سننے کی صنعت رکھی گئی ہے عبادت کے بعد بادشاہ یہاں آکر بیٹھا کرتے تھے جس حصہ مکان میں عبادت اور دعا ہوتی ہے وہ ایک بڑا ہال ہے جہاں کے چبوترہ پر شاہانِ چین کی نشستیں ہوتی تھیں اور جس مقام پر عبادت کرتے تھے۔ وہاں چینی زبان میں تختیاں لگی ہوئی ہیں۔ اور ایک بڑی تختی پر اس عمارت کی پوری تاریخ درج ہے۔ چونکہ آج وزیر اعظم حکومتِ چین سے ملاقات کا وقت معین ہو گیا ہے اس لیے پوری عبارات قلمبند نہ کر سکے۔ چنتا باغ کے بالائی حصہ کو دیکھ کر نیچے آئے۔

دیواروں کی صنعتِ خاص :-

جس طرح ہماری طرف بڑی مساجد کے گنبد میں آوازیں گونجتی ہیں اسی طرح چنتا باغ کی دیواروں میں ایک خاص صنعت رکھی ہے۔ اگرچہ نیچے کے حصے میں کوئی گنبد نہیں ہے صرف دو رویہ کھلی ہوئی دیواریں ہیں ایک دیوار کے نیچے کھڑے ہو کر آہستہ سے ایک شخص اگر بات کرے تو دوسری طرف کھڑا ہونے والا اُس آواز کو سن لیتا ہے اور دوسری طرف کے جواب کو دہرا لا سنتا ہے۔ حالانکہ ایک دیوار سے دوسری دیوار تک فاصلہ کافی ہے یقیناً یہ صنعت قابلِ تعریف ہے۔

چین کے صناع و کاریگر ہر دور میں مشہور رہے ہیں۔

چونکہ چنتا باغ دیکھنے میں کافی چلنا پھرنا ہوا اس لیے ہر شخص تھک گیا۔ باہر آکر چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں میں سے ایک ہوٹل پر بیٹھ گئے چائے پی۔ اور یہاں سے کاٹن ملز دیکھنے کے لیے

روانہ ہوئے۔ چنتا باغ سے کاٹن ملز کافی دور تھا۔ پورے پون گھنٹے میں کاٹن ملز پر پہنچے۔ یہ ملز یہاں کی ملوں میں اوسط درجہ کی ہے۔

مگر ہماری طرف کے جس قدر مل ہیں وہ سب کے سب اس سے چھوٹے ہیں۔ کئی ہزار مرد و عورتیں یہاں کام کرتے ہیں۔ اس کاٹن ملز کو قائم ہوئے ابھی چند ہی سال ہوئے ہیں مگر اس نے کافی ترقی کر لی ہے۔ یہاں تقریباً ایک گھنٹہ صرف کر کے ہوٹل واپس آئے تاکہ وزیر اعظم صاحب کی ملاقات کے سلسلہ میں باہمی مذاکرات کر کے ایک یادداشت مرتب کر لیں۔ کھانے سے بھی فراغت پا کر ظہر پڑھ لیں اور ٹھیک ۳ بجے وزیر اعظم ہاؤس پہنچ جائیں۔

وزیر اعظم حکومت چین سے ملاقات:۔

کھانا کھا کر ظہر کی نماز پڑھی۔ بعجلت تیار ہو کر نیچے آئے موٹروں میں سوار ہو کر ۳ بجکر ۱۲ منٹ پر وزیر اعظم ہاؤس پہنچ گئے۔ ایک اعلیٰ قسم کا بنگلہ تھا جس کے دروازوں پر پولیس کا پہرہ تھا۔

جیسے ہی ہم لوگ بنگلہ کے صحن میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ انڈونیشیا کے وفد کو بھی ہمارے ساتھ ہی بلایا گیا ہے۔ دونوں بیک وقت ملیں گے۔ دروازے پر وزیر اعظم کے سکریٹری اور خود وزیر اعظم بھی موجود تھے۔ لباس کی یکسانیت کے باعث پہچاننا مشکل تھا۔ سکریٹری صاحب نے پہلے وزیر اعظم کا تعارف کرایا۔ پھر ارکان وفد سے علیحدہ علیحدہ ملایا گیا۔ ملاقات و مذاکرات کے لیے ایک وسیع کمرہ تجویز تھا۔ جہاں دونوں وفود کے ارکان اور عملہ کی تعداد اور مرتبے کے لحاظ سے کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔

الحاج مولوی نور محمد صاحب نائب صدر جمعیۃ المسلم ایسوسی ایشن آج کی ملاقات میں سوٹ کے اندر تھے۔ مختلف حصوں میں فوٹو گرافر کھڑے ہوئے فوٹو لے رہے تھے۔ ارکین وفد کو اعزاز و احترام کے ساتھ نمایاں سیٹوں پر بٹھایا گیا۔ آج کی ملاقات کے لئے طے ہو گیا تھا کہ جناب سید حسین امام صاحب وفد کی ترجمانی کریں گے۔

وزیر اعظم حکومت چین سے اراکین وفد علمائے پاکستان وانڈونیشیا کی تاریخی ملاقات

وزیر اعظم کے اس سوال سے ملاقات شروع ہوئی۔

"آپ لوگ چین میں کتنے عرصے تک رہے اور کن کن جگہوں کو آپ نے دیکھا"

جناب سید حسین امام صاحب نے جواب دیا ہم لوگ تقریباً تین ہفتے سفر کرتے رہے، کینٹن۔ پیکن۔ سنکیان اور تبت۔ لانشو۔ سیانگ میں رہے۔

ازاں بعد وزیر اعظم نے چین کی آبادی۔ چین کے حالات کے متعلق وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ چین کی ۶ فیصد آبادی مختلف قوموں پر مشتمل ہے جن میں اہم ترین مسلمان۔ بدھسٹ۔ تبتی ہیں۔ یہ قومیں ملک کے تقریباً ۶۰ فیصدی رقبے میں رہتی ہیں۔ یہ رقبہ سابق میں بالکل غیر ترقی یافتہ تھا۔ اور اس کے اندر پہاڑ، ریگستانی علاقے تھے جن میں بہت کم کاشت ہوتی تھی۔ پچھلے زمانہ میں حکومت نے اقلیتوں کو نظر انداز کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ تعلیمی فنی ترقیات میں انتہا سے زیادہ پسماندہ تھیں۔

وزیر اعظم نے فرمایا کہ اقلیتیں اپنی ترقی کے لیے کوشاں تھیں اور اپنے علاقوں کو اچھا بنانا چاہتی تھیں مگر اس کے باوجود انھیں ترقی میں بہت پیچھے ڈال دیا گیا تھا۔

وزیر اعظم نے فرمایا کہ ان کا قیام اورمچی میں نہیں ہوا۔

جناب سید حسین امام صاحب نے فرمایا اس علاقہ کا دورہ وزیر اعظم کے لیے بہت ضروری تھا تاکہ وزیر اعظم کو اندازہ ہو کہ اس علاقہ کے لوگوں کی صنعتی ترقی بمقابلہ دوسرے علاقوں کے کس قدر پیچھے ہے۔

وزیر اعظم نے فرمایا ہمارے پیش نظر ایک تجویز ہے کہ ہان کے لوگوں اور دوسری قوموں کے درمیان ایک مناسبت اور مفاہمت پیدا کی جائے۔ ہم اقلیتی اقوام کے لئے انتھک کوششوں میں مصروف ہیں۔ ان کے لیے ۸ مقامات پر ادارے کھولے گئے ہیں۔ مزید اداروں کا کھولنا زیر غور ہے۔ ہم اس کی خاص طور پر کوشش کر رہے ہیں کہ اکثریت والے لوگوں کو یہ بات قدرتی طور پر سمجھنے کا عادی بنایا جائے کہ اقلیتی قوموں کا تحفظ نیز

ان کی زبانی ثقافت کی حفاظت اکثریتی لوگوں کے ذمے ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اقلیتی قوموں کو ترقی کرنے اور اس کے معیار پر مساوی حیثیت سے مواقع پیدا کرنا بھی ضروری ہیں اقلیتیں اکثریت میں گھل مل کر رہنے کے لئے ہی ہوتی ہیں۔

وزیر اعظم نے انڈونیشیا اور پاکستان کے وفود کو چین کی آمد پر مبارکباد دی اور کہا کہ دونوں وفدوں نے یہاں کے لوگوں کے حالات کا بچشم خود مشاہدہ کیا ہوگا اور اندازہ کیا ہوگا کہ پچھلے حالات کے مقابلہ میں کس قدر ترقی کی گئی ہے۔

وزیر اعظم نے اس کی بھی وضاحت فرمائی کہ ہمارے مصر، شام، برما سے بہت حد تک دوستانہ تعلقات استوار ہو چکے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ان مقامات سے کچھ وفود اور بھی آئیں گے جو چین کے لوگوں کے حالات کا مشاہدہ اور تحقیق کریں گے۔

مزید فرمایا مصر سے دو عربی پروفیسر حاصل کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح دیگر ممالک سے بھی اساتذہ بلانے کا خیال ہے۔

وزیر اعظم نے فرمایا ان کی دلی خواہش ہے کہ ہمسایہ ممالک کے لوگوں سے ان کے قریبی تعلقات قائم ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آنے والے سالوں میں جو وفود آئیں گے وہ پسماندہ علاقوں کو اس حد تک پسماندہ نہیں دیکھیں گے جیسے کہ وہ آجکل ہیں۔

انھوں نے اس جزو پر بھی زور دیا کہ ہاں کے لوگوں میں دوسری مختلف اقلیتی قومیں ہیں جیسے عیسائی، بدھسٹ، مسلمان۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ تمام مذاہب میں برداشت کا مادہ پیدا ہو اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا بھی جذبہ پیدا ہونا چاہیئے وزیر اعظم نے اس خاص پہلو کی طرف اشارہ کیا کہ کمیونسٹ پارٹی کے ممبر صرف نو ملین یعنی نوے لاکھ ہیں۔ اور یہ تعداد دیگر مختلف مذاہب اور اقلیتوں سے ہر طرح کم ہے۔ البتہ کمیونسٹوں کی تعداد چین میں تین کروڑ کے قریب ہوگی۔

وزیر اعظم نے اس بات پر بھی زور دیا کہ چین کی یہ دلی آرزو ہے کہ وہ نہ صرف اپنے ہمسایہ

ملکوں بلکہ دنیا کے تمام ممالک یہاں تک کہ امریکہ کے ساتھ بھی خوشگوار تعلقات رکھنا چاہتا ہے انہوں نے کہا امریکہ چین کو اپنے سے جدا اور علیحدہ رکھنے پر مائل ہے اور وہ یہ نہیں چاہتا کہ چین دنیا کے ساتھ صلح و آشتی کے تعلقات بڑھائے۔ اس نکتہ پر جناب سید حسین امام صاحب نے وفد کی طرف سے وزیر اعظم کی توجہ صدر جمہوریہ پاکستان کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے تمام معاہدے مدافعتی ہیں نہ کہ جارحانہ پاکستان کی اس روش کو مثبت طور پر نہیں دیکھنا چاہیئے اور نہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ پاکستان امپیریلسٹ کے قدم بہ قدم چل رہا ہے۔ مسٹر حسین امام نے اس پر بھی زور دیا کہ بنڈونگ کانفرنس نے چین کو پاکستان سے قریب سے قریب تر کر دیا ہے نیز اس کانفرنس نے ایشیائی و افریقی لوگوں کی آنکھیں کھول دی ہیں ان کو اپنی اہمیت عظمت صلاحیت اور طاقت کا راز ایک دوسرے سے قریب تر رہنے میں نظر آ رہا ہے۔ سید حسین امام صاحب نے وفد کی طرف سے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ اگر ایشیائی اقوام میں کوئی اختلاف یا تنازعہ پیدا ہو تو ایشیائی ممالک میں سب سے بڑے ملک چین کے لیئے یہ مناسب ہے کہ وہ مداخلت کرے اور آپس کے اختلافات دور کر دے۔ کیونکہ ایشیائی لوگوں کے اتحاد کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنا بوجھ خود اٹھا سکیں اور امپیریلسٹ طاقتوں کو ان کے صحیح مقام پر رکھ سکیں وزیر اعظم نے ان نکات کے جواب میں ایشیائی اور افریقی لوگوں کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا مگر اس کے ساتھ فرمایا بڑے اور چھوٹے کا سوال نہیں ہم سب کا فرض ہے کہ انسانوں کی خدمت کریں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہمارا ملک رقبے کے لحاظ سے بڑا ہے۔ ترقیات کے لحاظ سے بڑا ہے مگر قیادت کے لحاظ سے ابھی پورے معیار پر نہیں ہے اس لیئے وہ ابھی اس لائق نہیں کہ ان خدمات کو جن کی توقعات ظاہر کی گئیں پورا کر سکے۔ البتہ وہ مستقبل قریب میں اس قابل ہو جائے گا کہ ایسی توقعات کو پورا کر سکے۔

وزیر اعظم نے جنیوا کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر ڈلس وزیر اعظم امریکہ نے جنیوا کانفرنس میں مجھ سے ہاتھ ملانے تک سے انکار کر دیا۔

وزیر اعظم نے خواہش ظاہر کی کہ خاص طور پر پاکستان چین اور امریکہ کو قریب لانے کی کوشش

کہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ مسٹر ڈلس چین کے دروازے سے گذرے یعنی فارموسا ہانگ کانگ اور جاپان سے لیکن انہوں نے ہمارے پاس آنا بھی پسند نہ کیا۔ درآنحالیکہ ہم چند معاملات میں ان سے باتیں کرنے کے لیئے بے چین تھے۔

وزیراعظم نے فرمایا آپ کے وزیراعظم ہم چون کو چین آنے والے ہیں اس وقت ہم لوگ اُن سے باہمی مفادات و معاملات پر گفتگو کریں گے۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے تعلقات خوشگوار سے خوشگوار تر ہوں گے اور اس کے بہتر نتائج پیدا ہوں گے۔

وفد نے اس تفصیلی ملاقات کا شکریہ ادا کیا۔

وزیراعظم کی خدمت میں وفد کی طرف سے ہدایا:۔

ہم نے آخر میں وزیراعظم کی خدمت میں بھی ہدایا پیش کئے جسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔

وفد کے اراکین کے ہمراہ وزیراعظم مکان کے صحن میں تشریف لائے اور اس کے ساتھ گروپ میں شامل ہوئے۔

سفیر پاکستان سے رخصتی ملاقات:۔

وزیراعظم ہاؤس سے ہم اور جناب سید حسین امام صاحب سیدھے سفارتخانہ پاکستان آگئے۔ تاکہ سفیر صاحب سے رخصتی ملاقات کریں۔ دیر تک سفیر صاحب سے باتیں ہوتی رہیں چند منٹ کے بعد مشرقی پاکستان کے نمائندگان بھی تشریف لے آئے۔

چائنا مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے رخصتی دعوت:۔

سفارت خانہ پاکستان سے بعد عصر ہم سب ارکان ہوٹل واپس آئے نماز مغرب کا وقت قریب آرہا تھا۔ لوٹتے ہوئے جناب منطاوی صاحب ٹریڈ کمشنر قاہرہ سے بھی رخصتی ملاقات کی۔ شب کو بعد نماز عشا چائنا مسلم ایسوسی ایشن نے وفد کے اعزاز میں ایک رخصتی دعوت دی

وزیر اعظم حکومت چین کیساتھ اراکین وفد کا ایک گروپ

الحاج جناب نورمحمد صاحب وائس پریسیڈنٹ چاٹنا مسلم
ایسوسی ایشن کو تحائف دے رہے ہیں

کھانا شروع ہونے سے قبل جناب الحاج نور محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ چائنا مسلم ایسوسی ایشن نے الوداعی تقریر فرمائی۔ ارکان وفد کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کافی تکلیفیں اٹھا کر ہمارے ملک کا دورہ کیا۔ ہمارے قلوب پاکستانی وفد کی محبت سے لبریز ہیں۔

میں نے اور جناب مولانا احتشام الحق صاحب نے جوابی تقریریں کیں جن میں چائنا مسلم ایسوسی ایشن کی مہمان نوازیوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس دورے کے بعد انشاء اللہ چین اور پاکستان کے مسلمانوں اور دونوں حکومتوں کے مابین تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگر خدا نے چاہا تو مستقبل قریب میں ہم اور آپ پھر ملیں گے۔ ہم اپنے قلوب میں آپ کی محبت کا مستحکم نقش لے کر جا رہے ہیں۔ ہم نے چین میں جو کچھ دیکھا اپنے ملک اور اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے اس کی اشاعت کریں گے تاکہ ہمارے ملک کے عوام و خواص چین کے ماضی و حال و مستقبل سے واقف ہو جائیں۔ ہم ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس طویل دورے میں رہبر و ترجمان کے فرائض انجام دیئے ان میں مسٹر ابراہیم خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

اسی طرح سکریٹری جنرل مسٹر محمد علی۔ و جناب حاجی مبین صاحب و جناب حنفی اور دوسرے تمام کارکنان کی خدمات کا ہم اعتراف کرتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانانِ چین کا مستقبل شاندار ہو اور حکومتِ چین زیادہ سے زیادہ ترقیات کرے۔

چائنا مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے تحائف:۔

آخر میں چائنا مسلم ایسوسی ایشن کے نائب صدر الحاج نور محمد صاحب نے ایسوسی ایشن کی جانب سے ارکانِ وفد کی خدمت میں تحائف پیش فرمائے ارکانِ وفد نے شکریہ ادا کیا۔

پیکن سے شنگھائی کو روانگی:۔

۳۱ مئی ۵۶ء کی صبح کو پیکن ہوٹل سے روانہ ہو کر ہوائی اڈے پر گئے تاکہ شنگھائی

جائیں۔ یہاں الوداع کہنے کے لیئے سکریٹری جنرل مسٹر محمد علی اور دوسرے کارکنان چائنا مسلم ایسوسی ایشن موجود تھے۔ ٹھیک ۷ بجے ہم لوگ ہوائی جہاز کے اندر آکر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ جہاز بجکر ۱ منٹ پر روانہ ہوا۔

جیسا کہ ہم چین کے علاقوں میں دیکھتے آئے ہیں کہ پہاڑی علاقوں پر بھی حکومت زراعتی کوششیں کر رہی ہے۔ جہاز میں سے شنگھائی جاتے ہوئے بھی دیکھا کہ کسان و کاشتکار پہاڑوں کے اندر بھی کاشت کر رہے ہیں۔ حالانکہ پہاڑی علاقے میں زراعت کرنا مشکل امر ہے۔

سرسبز و شاداب علاقے دیکھتے ہوئے جا رہے ہیں۔ پورے ۵ گھنٹے کے اندر ۱۲۰۰ کیلومیٹر راستے طے کر کے ٹھیک ۱۲ بجے دن کو ہمارا طیارہ شنگھائی پہنچ گیا۔ اور ہم لوگ ایشیا کے سب سے بڑے اور دنیا کے تیسرے نمبر کے وسیع و عریض اور حسین ترین شہر شنگھائی آ گئے۔ شنگھائی چین کے شہروں میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ خوبصورت شہر ہے۔ یہاں کے اڈے پر بھی علماء کافی تعداد میں ہمارے استقبال کے لیئے موجود تھے۔

شنگھائی۔

شنگھائی کی آبادی ساٹھ لاکھ ہے جس میں تیس ہزار مسلمان ہیں۔ عمارتیں کافی بڑی اور ۲۰-۳۰ درجوں کی ہیں۔ ہم لوگ یہاں کے مشہور اور بڑے کنگ کانگ کے چودہ منزلی ہوٹل میں مقیم ہوئے۔ غسل وغیرہ کر کے کپڑے بدلے قدرے آرام کیا۔ نماز پڑھی کھانے سے فارغ ہوئے

مزدوروں کی آبادی کا معائنہ :۔

آج شام کو بعد عصر مزدوروں کی آبادی اور ان کے مکانات وغیرہ دیکھنے گئے۔

یہاں مزدوروں کے لئے ایک مستقل اور نئے طرز پر آبادی بنائی گئی ہے۔ جہاں جدید نمونوں پر متعدد درجوں کے خوبصورت مکانات ہیں۔ ہر ایک وارڈ میں ایک وسیع دالان بنا ہوا ہے۔ اور وہیں چھوٹے چھوٹے بازار و ہسپتال بنا دیئے گئے ہیں ضروریات کا سب سامان مل جاتا ہے۔ دور تک یہ سلسلہ چلا گیا ہے۔ جہاں کہیں ہماری گاڑیاں ٹھہر جاتیں مزدوران

شیانگ کی جامع مسجد کے دروازہ پر اراکین وفد

کے پیچھے جمع ہو جاتے اور تالیاں بجا کر ہمارا استقبال کرتے۔

مغرب سے قبل تک اس آبادی کا دورہ کیا اور نماز مغرب کے لئے ہوٹل واپس آگئے اور شب کو ایک پر تکلف دعوت کے بعد نماز عشاء پڑھ کر اوّل وقت سو گئے۔

شنگھائی کے کارخانوں، مسجدوں، بازاروں کا دورہ

یکم جون کو علی الصباح تیار ہو کر سب سے پہلے شنگھائی کے فاؤنٹن پن کے کارخانہ کو دیکھنے گئے راستہ میں بارش شروع ہو چکی تھی۔ مگر اسی حالت میں کارخانہ دیکھا۔

یہ کارخانہ اچھے قسم کے اعلیٰ فاؤنٹن پین پارکر کے نمونے کے تیار کرتا ہے۔ جو قیمت میں ارزاں اور کام دینے میں پارکر کی طرح ہیں۔ کارخانے کے اکثر و بیشتر شعبے دیکھے۔

کپڑے رنگنے اور چھاپنے کا کارخانہ:۔

یہاں سے شنگھائی کا وہ مشہور کارخانہ دیکھنے گئے جہاں کپڑا رنگا اور چھاپا جاتا ہے۔ یہ کارخانہ نہایت وسیع پیمانے پر کام کر رہا ہے۔ ہزارہا آدمی کام کر رہے ہیں۔ بہتر سے بہتر رنگ کے کپڑے رنگے اور چھاپے جاتے ہیں۔ ڈیزائن بنانے والوں کی ایک کثیر جماعت ڈیزائن بناتی ہے سوتی کپڑے یہاں جس بہتر طریقہ سے رنگائی، چھپائی کا کام ہوتا ہے یقیناً وہ قابلِ تحسین ہے۔ ہزارہا قسم کے ڈیزائن نکالے جا چکے اور برابر نئے نمونے تیار کئے جا رہے ہیں تمام حصے کارخانے کے دیکھے۔ اور آخر میں شوروم کے اندر گئے۔ یہاں کرسیاں پڑی ہوئی تھیں ہم لوگ بیٹھے کارخانے کی طرف سے ایک خاتون نے جو انچارج تھیں کارخانے کے حالات و ترقیات پر ایک تقریر کی اور بتایا کہ کارخانہ کب قائم ہوا اور اس نے آج تک کس قدر ترقیاں کیں ہم لوگوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

جامع مسجد میں نماز جمعہ:۔ چونکہ نماز جمعہ کا وقت قریب آگیا تھا اس لئے کارخانہ دیکھ کر

سیدھے ہوٹل آئے اور معمولی ضروریات سے فارغ ہو کر جامع مسجد آ گئے۔ یہ مسجد نہایت شاندار بنائی گئی ہے۔ ایک بلند دروازہ بنا ہوا ہے۔ تقریباً ایک ہزار مسلمان نماز جمعہ میں شریک تھے یہاں کے امام صاحب کا چہرہ کافی نورانی تھا۔ جس وقت ہم لوگ مسجد میں آئے تو امام صاحب کے صاحبزادے تفسیر بیان فرما رہے تھے۔ شرح و بسط کے ساتھ ہر آیت کا شان نزول اور اس کی تفسیر کر رہے تھے بڑا ہی خوش ہوا۔

امام صاحب کا اصرار تھا کہ ہم نماز جمعہ پڑھائیں۔ مگر ہم سب کافی تھکے ہوئے مسافر تھے اس لئے عرض کیا گیا کہ امام صاحب ہی نماز پڑھائیں۔ ہم اقتدا کریں گے۔ خطبہ ہوا نماز پڑھی۔ بعد نماز ہمارے اعزاز میں امام صاحب کی طرف سے عصرانہ دیا گیا جس میں کافی تعداد کے اندر شنگھائی کے مسلمان جمع تھے دیر تک سب باتیں ہوتی رہیں۔

چائے کے بعد جامع مسجد کے بالائی حصہ پر جہاں سے چاند دیکھا جاتا ہے گئے اوپر آ کر شنگھائی کا اکثر حصہ نظر آ گیا۔ دیر تک اوپر رہے۔ فارغ ہو کر شنگھائی کے دریا کے مناظر دیکھنے گئے۔ ایالو بندر بمبئی وغیرہ کے مقامات سے یہاں کا منظر عجیب دلفریب تھا۔ چونکہ نماز عصر کا وقت آخر ہو جا رہا تھا اور یہاں نماز پڑھنے کا کوئی اہتمام سڑک یا کشتیوں کے پل پر نہیں ہو سکتا تھا اس لئے ہم ہوٹل واپس آئے نماز عصر پڑھی۔ بازار کے بعض خاص خاص حصے بھی جا کر دیکھے۔

رات کو پھر ایک الوداعی دعوت میں شرکت کی تقریروں کے جوابات دیئے گئے۔

ہوٹل کی بالائی چھت پر آ کر سارے شنگھائی کا منظر دیکھا رات کے وقت اس شہر کی روشنی کا منظر قابل دید ہوتا ہے۔

تقریباً ایک گھنٹہ تک مناظر سے بہرہ اندوز ہوتے رہے پھر اپنے اپنے کمروں میں آ کر آرام کیا۔

واپسی کیشن :-

صبح سویرے اول وقت اٹھ کر سامان ٹھیک کیا۔ نماز فجر ادا کی سامان نیچے بھجوایا گیا ناشتہ کے

شنگھائی کی جامع مسجد کے بالائی حصہ پر اراکین وفد

بعد متعدد گاڑیوں میں سوار ہو کر ہوائی اڈے آئے جہاز ۸½ بجے ہم لوگوں کو لے کر روانہ ہوا۔ تقریباً ۸۰۰ میل سے زیادہ کا سفر ہمیں کینٹن تک کرنا ہے اور صرف دو مقامات پر جہاز ٹھہرے گا۔

ہوائی اڈے پر جیسے ہی اتر کر ویٹنگ روم میں آئے تو دیکھا کہ پاکستان کا صحافتی وفد کھانا کھا کر جہاز میں بیٹھنے کے لیے آ رہا ہے۔

سب سے پہلے جناب مسٹر قطب الدین عزیز پھر میر خلیل الرحمٰن اور جناب عمر فاروق صاحب نظر آئے۔

جلدی جلدی سب سے معانقہ کیا حالات دریافت کیے۔ یہ حضرات اسی وقت سوار ہو کر پیکن جا رہے تھے۔ اور ہم کینٹن :۔

دوسرا اسٹیشن انکوآیا جہاں آتے وقت ہم لوگ ٹرین سے آئے تھے یہاں کھانا کھایا۔

کینٹن :۔

۲ جون کی شام کو ۵ بجے جہاز کینٹن کے ہوائی اڈے پر بخیر و عافیت پہنچ گیا۔ ائمہ مساجد اور کارکنان چائنا مسلم ایسوسی ایشن کافی تعداد میں استقبال کے لیے موجود تھے۔

ہوٹل میں آ کر قیام کیا۔ اراکین برابر ملنے آتے رہے۔ رات کو ہمارے اعزاز میں ایک ڈنر دعوت دی گئی جس میں امام صاحب جامع مسجد نے تقریر کی۔ ہم نے اُن کا جواب دیا۔ آخر میں امام صاحب نے ایسوسی ایشن کی جانب سے بعض تحائف پیش کیے۔

واپسی ہانگ کانگ :۔

۳ جون کو علی الصباح ٹرین سے ہانگ کانگ روانہ ہونے کے لیے ریلوے اسٹیشن آ گئے۔

جہاں الوداع کہنے کے لیے کافی اجتماع تھا۔ یہاں سے ہمارے ساتھ چینی بارڈر تک پہنچانے کے لیے خاص طور پر جناب مسٹر ابراہیم۔ جناب محمد مبین صاحب اور چند اشخاص چل رہے تھے

ٹرین روانہ ہوئی اور تین گھنٹہ کی مسافت ریل میں گذری۔ ریل میں جناب مسٹر ابراہیم اور جناب محمد مبین صاحب سے مفصل باتیں ہوئیں۔ اور آئندہ کام کے پروگراموں پر گفتگو ہوتی رہی۔

آج رات بھر بارش ہوتی رہی۔ چینی باڈر کے اسٹیشن پر اتر کر کھانا کھایا۔ چائنا ٹریولنگ ایجنسی کے نمائندگان اسٹیشن پر موجود تھے۔ مسٹر ابراہیم نے ضروری ہدایات دے کر تمام سامان ان کی تحویل میں دیا۔ ایک گھنٹہ کے بعد باڈر سے روانہ ہوئے دروازہ کی آخر سرحد تک ہمارے رفقاء پہنچانے آئے۔ سب سے علیحدہ علیحدہ معانقہ مصافحہ ہوا۔

سامان اسی وقت پاس ہوگیا۔ جو پہلی ٹرین کھڑی ہوئی تھی وہ فوراً ہمارے آتے ہی چھوٹ گئی۔ دوسری ٹرین جس میں ہماری سیٹیں بک ہیں ایک گھنٹہ بعد آئی اور اپنے ساتھ موسلا دھار بارش لے کر آئی۔ مسافر خانہ میں دیر تک ہم لوگ بیٹھے رہے ٹرین میں بھیگتے ہوئے سوار ہوئے۔

ٹریولنگ ایجنسی نے سارا سامان برگ میں رکھوا دیا ہے۔ نوارکان کا سامان بھی کافی ہے اس گاڑی میں کھانے پینے کی چیزوں میں مسلمانوں کے لئے کوئی احتیاط نہیں کیجاتی۔ راستہ میں نماز ظہر مشکل سے پڑھ سکے۔

ہانگ کانگ :۔

تقریباً ۱۸ ہزار میل کا سفر ختم کر کے ۳ جون کی شام کو ۵ بجے ہانگ کانگ پہنچے۔

تاج الدین صاحب وغیرہ کو جو خطوط پیکن سے روانہ کئے گئے تھے۔ وہ وقت پر نہ ملے اس لئے اسٹیشن پر یہ لوگ نہ آسکے۔ البتہ چائنا ٹریولنگ کے کارکنان اور بعض اخباری نمائندگان موجود تھے۔ انہوں نے مختصر بیانات قلمبند کئے۔ فوٹو لئے۔

شمرک ہوٹل جہاں پہلے قیام ہوا تھا لائے گئے۔ ہانگ کانگ میں گرمی آجکل شدید ہو رہی ہے اور بارش کے آثار نمایاں ہیں۔ بارش کا موسم بھی ہے۔

اتوار کی وجہ سے جہازوں کی سیٹوں کے انتظامات نہیں ہوسکتے۔ اب کل دوشنبہ ۴ جون کو آفس جا کر انتظامات کریں گے۔

بانگ کانگ کا قیام اور اس کی سیر:-

چین جاتے ہوئے صرف ایک شب ہمارا قیام بانگ کانگ میں رہا تھا۔ اس لیے یہاں کی سیر مطلقاً نہ کر سکے تھے۔ ۲۰ جون کی صبح کو تاج الدین صاحب کو فون کر کے بلایا وہ صبح سویرے ہی آ گئے اور ہم سب ساتھ بازار گئے۔

پہلے بازار جا کر کچھ اشیاء خریدیں اور بازار سے سیدھے چائنا ٹریولنگ ایجنسی کے آفس آئے کرنسی تبدیل کی۔ جہازوں کے سلسلہ میں پروگرام معلوم کیا۔ ہمیں یہاں سے سیلون، رنگون، سنگاپور ٹھہرتے ہوئے کراچی واپس جانا ہے۔

پاسپورٹ دینے پر معلوم ہوا کہ کراچی پاسپورٹ آفس نے سوائے برما کے سیلون، سنگاپور درج نہیں کیا ہے۔ اس لئے آپ کہیں نہیں جا سکتے۔ پولیس آفس جا کر وزا کی کوشش کی مگر ناکامی رہی۔

سنگاپور میں ہمارے استقبال اور جلسوں کے انتظامات ہو گئے ہیں۔ جناب سیٹھ حاجی داؤد ناصر صاحب کا تار اور مفصل خط کراچی سے آ چکا ہے۔ مگر پاسپورٹ کے اندراجات نہ ہونے کے باعث تمام پروگرام خراب ہو گیا۔

جناب مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی۔ نیز مشرقی پاکستان کے نمائندگان کی سیٹیں ۵ جون کے لیے بک ہو گئیں اور ہمارے چار ارکان کی ۱۰ جون کے لیے۔

سیٹوں کا انتظام کر کے ہانگ کانگ کے بازار اور مسجدیں دیکھیں۔ اشیاء کی خریداری کے لئے فہرست بنائی۔ جناب ملک صادق حسین صاحب علیگ (جو بدایوں بھی جا چکے ہیں اور عزیزی سید احتشام الدین حسن کے دوست اور ساتھی ہیں۔ انہوں نے نیز جناب کنٹرا کٹر صاحب نے انتہائی محنت سے ہمارے سامان کی خریداری میں اعانت فرمائی۔

جناب تاج الدین صاحب اور ملک صاحب کے یہاں کی دعوتیں:-

جناب تاج الدین صاحب نے اپنے یہاں متعدد دعوتیں کیں۔ ان کی بیگم اگرچہ چینی ہیں مگر

بڑے اچھے قسم کے پاکستانی کھانے پکاتی ہیں۔ ایک مہینہ کے بعد پاکستانی کھانے کھائے۔ دوسری بڑی دعوت جناب ملک صادق حسین صاحب نے کی جس میں بہت سے پاکستانی احباب شریک ہوئے۔ ملک صاحب ماشاء اللہ خود اپنے ہاتھ سے بہت اچھے کھانے پکاتے ہیں۔ انہوں نے دعوت میں مختلف قسم کے پاکستانی کھانے تیار کئے اور بڑی پرلطف دعوت دی۔

جناب ملک صاحب اور کنٹر اکٹر صاحب نے تین روز تک اپنا کاروبار چھوڑ کر خریداری اشیا میں ہمارے ساتھ اپنا قیمتی وقت صرف کیا اور انتہائی محبت کا ثبوت دیا جسے ہم کسی طرح بھی فراموش نہیں کر سکتے۔

واپسی میں التوا:۔

۵ جون کی شام کو جبکہ ہم نے کراچی تار کر دیئے تھے۔ اطلاع ملی جہاز لیٹ ہو گیا ہے اور بجائے ۶ جون کے وہ ۷ جون کو جائے گا۔ اس لئے باطمینان ہانگ کانگ کے اکثر و بیشتر حصے اور مساجد دیکھیں۔

جناب مسٹر تاج الدین اور دیگر پاکستانی احباب کا اصرار ہوا کہ کم از کم ایک جلسۂ عام کو آپ مخاطب کریں ہم نے سب کے اصرار پر اس خواہش کو منظور کر لیا۔

جامع مسجد کا جلسہ:۔

جناب تاج الدین صاحب نے ۶ جون کے جلسہ کے انتظامات جامع مسجد میں مکمل کر لیئے اخبارات میں اعلانات نکال دیئے گئے۔

اگرچہ ۶ جون سے شدید بارش شروع ہو گئی تھی اور مسلسل ہو رہی ہے جلسہ کے کامیابی کی امید کم تھی مگر پھر بھی جامع مسجد میں کافی مجمع آ گیا۔ تقریباً ۷۰۰ پاکستانی مسلمان ہانگ کانگ میں مقیم ہیں۔ مسجد کا اندرونی ہال بھر گیا۔

جناب بخاری صاحب نے ہمارا تعارف بہت اچھی اردو میں کرایا۔ ہم نے اخوتِ اسلامی کے عنوان پر ایک بسیط تقریر کی اور سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی دعوت دی وقت اگرچہ کم تھا پھر

بھی اکثر اصلاحی و اخلاقی شعبے دورانِ تقریر میں زیرِ بحث آ گئے۔ الحمدللہ مسلمانوں پر اس تقریر کا اچھا اثر ہوا۔ ہمارے بعد جناب سید حسین امام صاحب نے بھی اسی موضوع پر بہت کامیاب تقریر فرمائی۔

نمازِ عصر کے بعد یہ جلسہ شروع ہوا تھا قبلِ مغرب ختم ہوا۔ مغرب کی نماز ہم نے پڑھائی دیر تک مسلمان ملتے رہے۔ یہاں سے جناب مسٹر تاج الدین صاحب کے یہاں کی دعوت میں گئے اور سفیر چین پرامن کے یہاں مذاکرات ہوتے رہے۔ ۱۲ بجے کے قریب ہوٹل واپس آئے۔

واپسی از ہانگ کانگ برائے کراچی :-

مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی اور علمائے بنگال ۵ رجون کے جہاز سے روانہ ہو چکے ہیں، ہمارا سب پروگرام ملتوی ہو گیا۔ اب کراچی ہی جانا ہے۔ جناب سید حسین امام صاحب نے بھی جاپان جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ البتہ مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب کلکتہ اتر جائیں گے ہم تینوں ارکان سیدھے کراچی جائیں گے۔

ہانگ کانگ کے ہوٹل میں کیمرے کی چوری :-

ہانگ کانگ کے ہوٹل سے پی او اے سی کمپنی کی اطلاع پر ہمارا سامان صبح ۸ بجے ہی اتار کر جہاز کے دفتر میں پہنچا دیا گیا تھا۔ ہم لوگ بھی ½ ۸ بجے تک دفتر پر پہنچ گئے۔ یہاں آنے پر معلوم ہوا جہاز آ گیا ہے مگر کچھ خرابی ہو گئی ہے درست کیا جا رہا ہے۔ اب سہ پہر کو جہاز روانہ ہو گا۔

جناب ملک صادق حسین صاحب اپنے اخلاص و محبت سے باوجود بارش کے ہم سے رخصتی ملاقات کرنے آئے اور ایک امام صاحب بھی تشریف لائے۔ ہوٹل میں ½ ۱۱ بجے کھانے کا وقت تھا اس لئے کچھ دیر دوکانات پر جا کر کچھ کتابیں تاریخ چین کی تلاش کیں ½ ۱۲ بجے ہوٹل آ گئے اور ایک بجے سے کھانا شروع ہو کر پونے دو بجے ختم ہوا۔ اُترتے ہوئے وضو کر کے نماز ظہر سے فراغت پائی۔

ایک کوچ پر میں اور جناب سید عبدالمنعم عمدوی صاحب۔ دوسری پر جناب سید حسین امام

صاحب و مولوی عبدالقدوس ہاشمی فرکش تھے۔

ہم دونوں اپنی کوچ پر لیٹے ہوئے سو گئے۔ اس عرصہ میں مولانا عبدالقدوس صاحب ہاشمی غسل خانے گئے اور جاتے ہوئے اپنا نیا کیمرہ جو ۶ جون کو خریدا تھا سید حسین امام صاحب کو دے گئے۔ سید صاحب نے اپنے پہلو میں رکھ لیا اور اخبار پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ اس وقفہ کے اندر ایک یورپین لیڈی آکر سید صاحب کی کوچ پر بیٹھ گئی۔ اور چند منٹ میں کیمرہ صفائی کے ساتھ اٹھا کر لے گئی مگر سید صاحب کو پتہ نہ چلا۔

جب مولانا ہاشمی صاحب نے کیمرہ مانگا تو سید صاحب کو علم ہوا کہ کیمرہ غائب ہے ادھر ادھر ہوٹل والوں میں تحقیق کرائی کہ کون عورت تھی۔ پولیس بھی آئی اور بیان لکھا مگر پتہ نہ چلا۔ چین کے علاقہ میں اگر کسی کی کوئی چیز کہیں رہ جائے تو ریڈیو سے اعلان ہوتا ہے اور وہ چیز مالک کو پہنچائی جاتی ہے۔ مگر ہانگ کانگ میں سب چلتا ہے۔

انتظار کرتے کرتے ۴ بجے شام کو کہا گیا کہ ۴½ بجے ہوائی اڈے چلیں گے۔ پونے پانچ بجے ہوائی اڈے گئے۔ ۵½ بجے پی، او، اے، سی کا جہاز روانہ ہوا۔ جہاز آرام دہ چار سیٹوں والا تھا۔ مگر اس جہاز میں اکثر و بیشتر بدمست قسم کے بنگالی شرابی چل رہے ہیں۔ جنہوں نے رنگون کلکتہ تک ہی نہیں بلکہ کراچی تک پریشان کیا۔

کراچی کی آمد :-

ہم نے ہانگ کانگ سے دوسرا اور تار بھی جہاز پہنچنے کا دیدیا تھا اور جہاز کا نمبر درج کر دیا تھا اس لئے جان عزیز عابد میاں قادری و زاہد میاں سلمہ اور مولانا شاہ احمد نورانی میاں، مسعود احمد۔ طارق وغیرہ سب ہی اسٹیشن پر آ گئے۔ استاذ عدوی صاحب کے بچے بھی آ گئے تھے۔

کراچی کے کسٹم آفس کے عملہ نے اپنے اخلاق و محبت سے ہم لوگوں کو جلد پاس کر دیا۔ کراچی میں شدید گرمی ہو رہی تھی۔ نصف گھنٹہ اڈے پر رہنا بھی شاق گذر رہا تھا۔

آرام باغ میں جلسہ دورۂ چین پر تاثرات :-

جیسے ہی ہم لوگ مکان آئے تو مولانا شاہ احمد نورانی صاحب اور دیگر حضرات کا اصرار ہوا کہ ہم آج ۸ جون کے جمعہ میں نماز کے بعد جلسۂ عام میں سفر چین پر اپنے تاثرات کا اظہار کریں۔ رات بھر ایک منٹ کو آرام نہ ملا۔ مگر احباب و اخوان کے اصرار پر جانا پڑا اور تقریباً ایک گھنٹہ تک سفر چین کے حالات بیان کئے۔

اسی دن اخباری نمائندگان نے دفتر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان میں آکر گھیر لیا۔ متعدد بیانات لکھوائے۔

اُدھر پی پی پی کے احباب و کارکنان نے ہمارا ایک مفصل بیان لیا جو ۹ جون کے پرچوں میں شائع ہوا۔

مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان کی مجلس عاملہ :-

ہمارے ایک مہینہ باہر رہنے سے مرکزی جمعیۃ کے کاموں میں کافی ابتری ہوگئی تھی آتے ہی انھیں درست کیا۔ اور مجلس عاملہ کے اجلاس نے مسلمانانِ چین کے حالات سنکر اپنے اطمینان کا اظہار کیا۔ اور ایک تجویز منظور کی۔

کراچی پہنچ کر مختلف تحریکات شروع ہوگئیں۔ الجزائر ڈے کے انعقاد پھر علامہ بشیر ابراہیمی قائد الجزائر یادِ اراکین وفد کی کراچی میں تشریف آوری سے مشاغل بڑھ گئے۔

ادھر سفرنامۂ چین کا کتابی شکل میں مرتب کرکے طبع کرانے کا تخیل تھا اس کی ترتیب شروع کردی ـــــ اللہ کا شکر ہے کہ یہ سفرنامہ مکمل ہوگیا۔ اور اردو انگریزی زبانوں میں طبع ہو رہا ہے۔

آخری گذارش

عامۃ المسلمین کے قلوب میں مسلمانانِ چین کے حالات سے بڑی حد تک مسرت پیدا ہو گئی ہے۔

چین اور پاکستان کے تعلقات کا استحکام یقیناً ضروری ہے۔ ایشیا کے ان دونوں ملکوں کا جس قدر اتحاد بڑھے گا اسی قدر مستقبل میں نتائج اچھے نکلیں گے۔

ہمارے ارکانِ وفد کا نیز صحافتی وفود کا جس حد تک تعلق ہے سب اپنا اپنا کام کر آئے۔ اب ہماری حکومت کا یہ فرض ہے کہ جس قدر سفارشات اس کے سامنے وفود پیش کریں ان پر غور و فکر کر کے چین کے ساتھ روابط اتحاد کو مضبوط کرے۔ تعلیمی۔ ثقافتی۔ تجارتی صنعتی وفود بھیجنے کا انتظام کرے۔

تاکہ یہ وفود وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر پاکستان میں جو ضروری اور مفید تدابیر اور عملی تجربے کرنا چاہیں اُن پر عمل کریں۔

ہم نے اپنی سفارشات معہ رپورٹ کے وزیر اعظم حکومتِ پاکستان اور وزارتِ خارجہ میں بھیج دی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فقیر محمد عبد الحامد القادری البدایونی

۷ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ

جناب الحاج مولانا شاہ محمد یعقوب حسین صاحب ضیاء القادری البدایونی نائب صدر مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان کی

تقریظ و قطعۂ تاریخ

حضرت علامہ الحاج مولانا شاہ محمد عبد الحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالی کے اجداد کرام کی حیات طیبہ کے پڑھنے والے بخوبی واقف ہیں کہ ان بزرگوں نے ایک طرف مدعائیت و ولایت کے مدارج اعلیٰ طے فرمائے تو دوسری جانب دنیا کے ہر حصہ میں تبلیغی خدمات انجام دیں۔

مولانا کے جد اعلیٰ دنیائے اسلام کے مشہور بزرگ و سیاح حضرت سیف اللہ فاضل مولانا شاہ عین الحق فضل الرسول القادری القریشی قدس سرہٗ نے کرۂ ارض کی سیاحت فرمائی دوسرے جد اعلیٰ حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر فقیر نواز فقیر قادری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام اولیاء اللہ خانوادہ ہائے قادری چشتی سہروردی نقشبندی مداری کے مزارات سے دیس دیس ملک ملک جا کر فیوض باطنی حاصل کئے۔ مولانا کے والد ماجد حضرت اقدس شہید مرحوم مولانا شاہ حکیم عبد القیوم القادری علیہ الرحمہ نے علماء اہل سنت کی برات کا دولھا بن کر وطن سے دور پٹنہ میں خدمت دین حق انجام دیتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

مولانا کے برادر حقیقی امام العلماء شہید ملت مولانا شاہ عبد الماجد القادری قدس سرہٗ کے دیدبہ علمی اور خدمات دینی سے نہ صرف ہندوستان کا گوشہ گوشہ واقف ہے بلکہ مصر و حجاز و شام میں بھی مولانا کا وقار کیا جاتا ہے۔ آپ نے بھی وطن سے دور لکھنؤ میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل پڑھتے پڑھتے نقد جان نذر جان آفریں فرمائی۔

حضرت مولانا عبد الحامد بدایونی مدرسہ قادریہ دار العلوم شمس العلوم بدایوں و مدرسہ الٰہیات مدرسہ قرآت الفرقان کانپور سے سند فراغ حاصل کر کے مسلسل خدمات مذہبی و ملی انجام دے رہے ہیں ہندوستان میں کوئی صوبہ کوئی خطہ کوئی بڑا شہر شاید باقی رہا ہو جہاں مولانا مسلک حقہ اہلسنت کی تبلیغ تحریک خلافت اور مسلم لیگ کی تنظیم نشاۃ ثانیہ قیام پاکستان کے لئے ہندوستان اور عالم اسلامی کا کوئی ایک گوشہ بھی ایسا نہ ہو جہاں مولانا نے دورے نہ فرمائے ہوں۔ مولانا کے چوکھٹے الارض کے حامل تھے مگر مولانا کو بہت پرواز خدا نے عطا فرمائی ہے پاکستان آکر آپ نے مصر و شام فلسطین، بیروت، عراق و حجاز کے دورے فرمائے۔ چند ماہ ہوئے آپ نے ملک چین کا ۲۹ ہزار میل کا دورہ فرمایا۔ کتاب تاثرات سفر چین مولانا کی تازہ تالیف ہے مولانا کی اعلیٰ جدت طرازیاں ہمیشہ آپ کی تصانیف میں نمایاں رہتی ہیں خدائے مقتدر مولانا کی اس تالیف کو شائقین سفر کے لئے چراغ راہ بنائے۔ نقیر ضیاء القادری غفرلہٗ قطعۂ تاریخ

ہے فخر قوم حضرت حامد میاں کی ذات — باوصف علم و فضل ہیں سیاح کائنات
مسلم بلاد کے ہیں کئے آپ نے سفر — پیش نظر ہیں آپ کے عینی مشاہدات
لکھا ہے آپ نے جو سفرنامہ چین کا — ہیں درج اس میں چین کے مسلم تاثرات
ہے سربلند ہمت پرواز آپ کی — پائی خدا سے طائر سدرہ نے ہیں صفات
چینی تاثرات کی تاریخ اے ضیاء — برجستہ کہئے حسن عروس تاثرات

ناشران

(مولانا) محمد جیلانی صدیقی القادری ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان

(حاجی) محمد طیب فاروقی نائب ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علمائے پاکستان

۷۷ گارڈن ویسٹ کراچی پاکستان

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(مطبوعہ)

مشہور آفسٹ لیتھو پریس میکلوڈ روڈ - کراچی